Posted On Kitab Nagri

www.kitabnagri.com
Anaya
کتاب نگری
www.kitabnagri.com
(season 1)
BLOODY VAMPIRE
zanoorWrites

کتاب نگری

www.kitabnagri.com

Posted On Kitab Nagri

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest
Fb/Pg/Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

BLOODY VAMPIRE (SEASON 1)

ZANOOR WRITES

اس کی آنکھیں کھولی تواس کے سر میں شدید درد ہو رہا تھا اس نے بمشکل اپنی آنکھیں کھول کر اپنا دائیں ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر اپنے درد سے پھٹتے سر کو تھاما تو اسے اپنے ہاتھوں پر کچھ گیلا محسوس ہوا اس نے بند آنکھوں سے ہی ہاتھ کو اپنے ناک کے قریب لا کر اسے سونگھا مگر جان نہ سکی کہ اس کے ہاتھ پر کیا لگا ہوا ہے اس نے جب اپنی آنکھیں مکمل کھول کر اپنے ارد گرد دیکھا تو اپنے ارد گرد خون دیکھ کر اس کے دل کی دھڑکن ایک دم بڑھ گئی تھی۔۔۔

ملیسا نے جب بمشکل اپنے ارد گرد دیکھتے ہوئے خون کا ذریعہ ڈھونڈنا چاہا تو کمرے کے کونے میں اسے ہرن کا کٹا ہوا سر دکھا ہرن کی آنکھیں کھولی ہوئیں تھیں۔۔۔

آہ۔۔۔۔

آہ۔۔۔

اس نے ڈر کر چیخ مارتے ہوئے خود کو پیچھے دھکیلنا چاہا مگر اپنے پیچھے بیڈ کو محسوس کر کے اس نے جلدی سے بیڈ کر سہارا لیا اور تیزی سے واشروم کی طرف بھاگی۔۔۔۔۔

خود کو واشروم میں بند کر کے جب اس نے اپنی طرف دیکھا تو اس کے ہاتھ اور کپڑے دونوں خون سے بھرے ہوئے تھے اس نے جلدی سے خود کو شیشے میں دیکھا تو اپنا چہرہ بھی خون سے بھرا دیکھ کر وحشت سے اس کی آنکھیں پھیل گئیں تھیں۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے شاور آن کر کے اس کے نیچے بیٹھ گئی اور خود کو زور زور سے رگڑ کر خون صاف کرنے لگی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد وہ ہمت کرتی اپنی جگہ سے اٹھی اور واشروم کا دروازہ کھول کر آہستہ سے باہر نکلی وہ جانتی تھی کہ اسے خود ہی کمرے میں موجود خون اور ہرن کا سر کا کچھ کرنا ہو گا۔۔۔۔۔

وہ جلدی سے پہلے اپنی الماری سے کپڑے لے کر بدلنے لگی کپڑے بدل کر اس نے کانپتے ہوئے اپنے ہاتھ کو لفافے میں ڈال کر ہمت کر کے اس سے ہرن کا سر اٹھایا اور اپنے کمرے کی کھڑکی کھول کر جلدی سے ہرن کا سر جنگل میں پھینکا اور جلدی سے خون صاف کرنے لگی۔۔۔۔۔

وہ اکیلی چھوٹے سے کاٹیج میں رہتی تھی اس کا باپ تو بچپن میں ہی مر گیا تھا ایک ماں تھی وہ بھی ایک سال پہلے اس کا ساتھ چھوڑ گئی۔۔۔۔

یہ کاٹیج جنگل کے پاس تھا اور اس سے کچھ فاصلے پر دوسرے کاٹیج بھی موجود تھے۔۔۔۔۔

وہ کم ہی کسی سے بات کرتی اور ملتی تھی ورنہ زیادہ تر وہ اپنے گھر میں رہتی تھی یا پھر یونیورسٹی کی لائبریری میں۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے اپنا کمرہ صاف کیا یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا اس سے پہلے بھی ایسا تین بار ہو چکا تھا کہ جب وہ اٹھتی تھی تو ایسے ہی خود کو خون میں لپٹے پاتی تھی لیکن اسے کچھ بھی یاد نہیں رہتا تھا کہ وہ کیسے اس حالت میں پہنچی یہ سارا سلسلہ اس کی ماں کی موت کے بعد ہی شروع ہوا تھا۔۔۔۔۔

وہ اپنا کمرہ صاف کر کے فریش ہو کر نیچے آئی اور جلدی سے فریج میں اپنے لیے کچھ کھانے کو دیکھا مگر سوائے سوکھی بریڈ کے اسے کچھ نہیں ملا۔۔۔۔۔

اس نے جلدی سے بریڈ اٹھا کر وہی کھانا شروع کی اور اپنا بیگ اٹھا کر یونیورسٹی کے لیے نکل گئی وہ اپنی بائی سائیکل پر بیٹھی اور اسے آہستہ آہستہ چلاتے ہوئے یونیورسٹی کی جانب روانہ ہو گئی۔۔۔۔۔

****

شہرام اپنی نئی گاڑی میں یونیورسٹی داخل ہوا تو سب اس کی جانب توجہ ہوئے۔۔۔۔ وہ اٹھائیس سالہ مشہور بزنس مین تھا

وہ یونیورسٹی میں صرف ایک لیکچر دینے آتا تھا اور وہ تھا بزنس کلاس کا اگر پرنسپل کا اس پر احسان نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی یہاں پر اپنا ایک گھنٹہ ضائع نہیں کرتا۔۔۔۔۔

وہ گاڑی سے باہر نکلا تو زیادہ تر لڑکیاں اسے ہی گھور رہی تھیں۔۔۔ جنہیں وہ نظرانداز کر کے اندر کی جانب بڑھ گیا یہ تو روزانہ کا معمول تھا کہ لڑکیاں اسے کھڑی ہو کر دیکھتی تھیں۔۔۔

وہ تھا ہی اتنا خوبصورت حد سے زیادہ سفید رنگت اور ساتھ نیلی آنکھیں جن کو ہمہ وقت نظر کی گلاسز سے چھپایا ہوتا تھا۔۔۔

وہ مضبوط چال چلتا اپنی کلاس می داخل ہوا جہاں سب لوگ اسے دیکھ کر اپنی اپنی جگہ پر جلدی سے بیٹھ گئے تھے۔۔۔

****

ملیسا راستے میں کافی پینے کی وجہ سے لیٹ ہو گئی تھی وہ پہلے کبھی لیٹ نہیں ہوتی تھی مگر آج پتا نہیں کیسے وہ لیٹ ہو گئی۔۔۔۔

اگر آج کا لیکچر ضروری نہ ہوتا تو وہ کبھی بھی کلاس نہ لیتی مگر اب مجبوری کی وجہ سے وہ تیزی سے کلاس کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی تو سب لوگ اس کی جانب متوجہ ہو گئے تھے۔۔۔۔۔

اسے توجہ سے سخت نفرت تھی اس وجہ سے وہ پہلے ہی کلاس میں جا کر ایک کونے میں دبک جاتی کہ کسی کی بھی نظر اس پر نہیں پڑتی تھی مگر اب سب کو اپنی جانب دیکھتا پا کر وہ خاموشی سے خود کو برا بھلا کہتی اپنی سیٹ پر جانے لگی کہ شہرام اس سے بولا۔۔۔

مس۔۔۔ ملیسا آپ کلاس کے بعد رو کیں گی۔۔۔۔۔

ملیسا نے اس کی بات سن کر صرف ہنکار بھرا وہ ہمیشہ ہی اسے زیادہ کام دیتا تھا جس کی سمجھ ملیسا کو بلکل نہیں آتی تھی۔۔۔۔۔

وہ اپنا رجسٹر نکال کر لیکچر نوٹ کرنے لگی تھوڑی دیر بعد جب کلاس ختم ہوئی تو سب کلاس سے چلے گئے تھے اس وقت صرف وہ اور شہرام کلاس میں موجود تھے۔۔۔۔

مس ملیسا کیا آپ اٹھ کر میرے پاس آئیں گی؟؟۔۔۔۔۔

میرے پاس ٹائم بلکل نہیں ہے فورا یہاں آؤ۔۔۔۔

پہلے تو وہ تھوڑا سکون سے بولا مگر جب ملیسا کو اپنی جگہ سے اٹھتے نہ دیکھا تو وہ غصے سے بولا۔۔۔۔۔

ملیسا اس کی غصے سے بھری آواز سن کر فورا اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے پاس آگئی۔۔۔۔

آج کیوں لیٹ آئی تھی؟؟؟

آپ سے مطلب۔۔۔۔۔

شہرام کے سوال کا اس نے الٹا ہی جواب دیا

مجھ سے بتمیزی کی کوشش بھی مت کرنا ورنہ ایک سیکنڈ بھی مجھے نہیں لگے گا تمھیں اس یونیورسٹی سے باہر پھنکواتے ہوئے۔۔۔

شہرام نے طنزیہ مسکراہٹ سے ملیسا کو وارن کیا جس کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس کا چہرہ نوچ لے۔۔۔

تین ہزار بار سوری کل اپنے رجسٹر پر لکھ کر لانا میں چیک کروں گا۔۔۔۔

ملیسا نے آنکھیں پھیلا کر اس کی طرف دیکھا جواب آہستہ سے اس کے قریب آ گیا تھا۔۔۔

سوری سر پلیز آپ تھوڑا کم کر دیں کل میں ٹائم پر آجاؤں گی۔۔۔۔

بلکل بھی نہیں اگر تم نے مزید کچھ کہا تو ڈبل لکھنے کو دوں گا۔۔۔

شہرام نے اس کے منہ پر ہلکی سی پھونک ماری تو ملیسا کی ڑیڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی

شہرام بولتا اس سے دور ہو کر اپنی چیزیں سمیٹ کر دروازے کی جانب بڑھ گیا مگر جاتے ہوئے ملیسا کو دھکا مارنا نہ بھولا جس سے وہ سیدھی زمین پر گر گئی تھی۔۔۔

آہ۔۔۔۔۔

ملیسا کے گرنے کی آواز سن کر شہرام کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی

افف۔۔۔ اگر میرے پاس طاقت ہوتی تو سب سے پہلے میں نے اس کھڑوس کو گیند بنا کر اپنے فیورٹ بیٹ سے دھونا تھا۔۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھتی ہوئی بولی اور اپنی گھڑی پر ٹائم دیکھا مگر یہ دیکھ کر اسے شدید غصہ آیا کہ وہ آج دوسرے لیکچر کے لیے بھی لیٹ ہو گئی ہے۔۔۔۔

اس نے اپنا بیگ سیٹ سے اٹھایا اور مزید کوئی کلاس نہ لینے کا سوچتے ہوئے اپنی سائیکل پر بیٹھ کر شہر گھومنے چلی گئی

آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے ویسے بھی اس شہر میں چوبیس گھنٹے بادل ہی رہتے تھے۔۔۔۔۔۔

****************\

شہرام یونیورسٹی سے سیدھا اپنے آفس آیا تھا جہاں سارا اسٹاف پہلے ہی موجود اپنا کام کر رہا تھا۔۔۔۔

شہرام آفس میں داخل ہوا تو ڈیرک اس کا دوست جو اس کے ٹیبل پر جھکا اس کے کمپیوٹر پر کچھ کر رہا تھا اسے دیکھ کر سیدھا ہوتا سنجیدگی سے بولا۔۔۔۔۔

تمھارے ڈیڈ کا پیغام آیا ہے وہ تمہیں محل میں ملنا چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

مجھے ان سے ملنے نہیں جانا۔۔۔۔ منع کر دو۔۔۔ کہہ دو کہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے

وہ اپنی ٹائی ڈھیلی کرتا ڈیرک سے بولا۔۔۔۔

تم جانتے ہو میں کنگ (شہرام کا باپ) کو منع نہیں کر سکتا جو بھی جواب دینا ہو تم خود دے دو۔۔۔ ویسے میرے خیال میں تمھیں جانا چاہیے۔۔۔۔۔

ڈیرک شہرام سے بولا جواب پانی پی رہا تھا۔۔۔۔

ان کے پاس ان کے دوسرے بیٹے موجود ہے انھیں میری ضرورت نہیں ہے اور میں انھیں خود ہی جواب دے دوں گا۔۔۔۔

شہرام گلاس ٹیبل پر رکھتا اپنی کرسی ہر آکر بیٹھا جہاں سے ڈیرک اب پیچھے ہٹ چکا تھا۔۔۔۔

ان کے دوسرے بیٹے تمھارے بھائی ہیں شہرام۔۔۔۔

مجھے ایسے بھائیوں کی ضرورت نہیں ہے جو میری موجودگی تک برداشت نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

ڈیرک کی بات سن کر وہ طنزیہ مسکرا کر بولا

اور اب مزید میں ان کے بارے میں بحث نہیں کرنا چاہتا تم یہ بتاؤ کہ میرے کمپیوٹر پر کیا دیکھ رہے تھے۔۔۔

شہرام نے ڈیرک سے مزید کہا۔۔۔۔

اچھا اب نہیں کروں گا۔۔۔۔اور میل چیک کر رہا تھا دوسری کمپنی کی جو تمھیں آنی تھی۔۔۔۔۔

ڈیرک کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھتا ہوا بولا اور اس سے مزید بزنس کے متعلق باتیں کرنے لگ پڑا۔۔۔۔

****

ملیسانے چونکہ صبح سے کچھ کھایا نہیں تھا اور اب اسے بھوک لگ رہی تھی تو وہ ایک چھوٹے سے اوپن ائیر یا کیفے میں موجود تھی تاکہ اپنی بھوک مٹا سکے۔۔۔۔۔

اس کے پاس صرف اتنے ہی پیسے تھے کہ وہ صرف سینڈوچ ہی کھا سکتی تھی اب وہ سینڈوچ کھانے کے بعد اب کافی پی رہی تھی تاکہ سردی کا احساس اسے کم ہو سکے۔۔۔۔۔۔

وہ کافی پی رہی تھی جب اسے لگا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے مگر جب اس نے ارد گرد دیکھا تو کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

اس نے کافی پینے کے بعد بل پے کیا اور اٹھ کر اپنے گھر کی طرف چلی گئی کیونکہ اب اس نے شہرام کے لیے سوری لکھنا تھا اور پھر اس کے بعد اس نے اپنی نئی جوب کے لیے رات کو کلب میں جانا تھا جہاں اس نے ویٹرس کی جوب کرنی تھی۔۔۔۔۔۔

……

شہرام کلب چلیں آج؟؟

ڈیرک اپنا کام کرنے کے بعد شہرام کے آفس میں داخل ہو کر بولا۔۔۔۔۔

ہمم ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

شہرام نے تیزی سے اپنی چیزیں سمیٹ کر اٹھائیں اور ڈیرک کے ساتھ باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔

کل سے میں نے پیک خون کے علاوہ کوئی خون نہیں پیا میرا فریش خون پینے کو دل کر رہا ہے شہرام۔۔۔۔۔

ڈیرک گاڑی میں شہرام کے ساتھ بیٹھتا ہوا بولا

میرا بھی تازہ خون پینے کا دل کر رہا ہے چلو پھر آج کلب میں سے ہی کسی کو شکار بناتے ہیں۔۔۔

شہرام ڈیرک کی طرف مڑ کر مسکراتا ہوا بولا

اب دونوں کے ہی چہرے پر مسکراہٹ قائم تھی وہ بھی سرد، بے رحم اور قاتلانہ۔۔۔۔

شہرا نے گاڑی سے نکلنے سے پہلے اپنا کوٹ اتار کر گاڑی میں ہی پھینک دیا اور اپنی شرٹ کے پہلے تین بٹن کھول کر اپنے کف فولڈ کرنے لگ پڑا ڈیرک بھی اس کی طرح ہی اپنا حولیہ کر رہا تھا۔۔۔

وہ دونوں اس رف سے حولیہ میں لڑکیوں کا دل دھڑکانے کے لیے کلب میں داخل ہوئے دونوں کے چہرے پر قاتلانہ مسکراہٹ رقص کر رہی تھی جو کسی کو بھی ان پر فدا کر دیتی۔۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو کر اپنے اپنے شکار کو ڈھونڈنے کے لیے چلے گئے۔۔۔۔

ملیسا جو ڈرنکس سرو کر رہی تھی بار بار لوگوں کے چھونے سے جھنجھلا رہی تھی اسے اچھے سے علم تھا کہ ایسی جوب میں یہ سب عام ہوتا ہے۔۔۔۔۔

اسے اس جوب کی ضرورت تھی تبھی وہ مجبوری سے ضبط کرتے ہوئے اپنے چہرے پر زبردستی کی مسکراہٹ قائم کرتے ہوئے اپنا کام کر رہی تھی۔۔۔۔

شہرام جو کچھ دور ایک لڑکی کی طرف جا رہا تھا جب اسے ملیسا نظر آئی سفید شرٹ کے ساتھ بلیک پینٹ پہنے وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی یونیورسٹی میں تو وہ صرف کھلی شرٹس اور لوز ٹراؤزر پہنتی تھی۔۔۔۔۔

شہرام نے اسے ایک بھرپور نظر سے دیکھتے ہوئے اپنے قریب سے گزرتی ہوئی ویٹرس سے ڈرنک پکڑی اور ایک ہی سانس میں پی گیا۔۔۔۔

وہ اب سب کچھ بھلائے ملیسا کو ہی دیکھ رہا تھا جو ڈرنکس سرو کر رہی تھی جب ایک لڑکے نے اس کا ہاتھ پکڑا تو شہرام نے غصے سے اس لڑکے کو دیکھا

پھر اچانک شہرام کے چہرے پر سرد مسکراہٹ نمودار ہوئی وہ جانتا تھا کہ اس کا شکار یہ لڑکا ہی ہو گا جس نے ملیسا کو چھوا

ملیسا نے خود پر کسی کی نظریں محسوس کر کے ارد گرد دیکھا تو کوئی بھی اس کی طرف متوجہ نہیں تھا اس نے اپنا سر جھٹک کر دوبارہ ڈرنکس لینے کے لیے بار پر جانا چاہا کہ ڈانسنگ فلور سے گزرتے ہوئے کسی نے اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتے ساتھ لگایا۔۔۔۔

شہرام نے ملیسا کو کمر سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا تھا ملیسا نے اس سے دور ہونا چاہا تو اس نے اس پر اپنی گرفت اور مضبوط کر دی ملیسا نے پیچھے مڑ کر خود کو پکڑنے والے کو دیکھنا چاہا مگر شہرام نے اس کا ارادہ جان کر اسے اس طرح اپنے ساتھ لگایا کہ وہ پیچھے نہیں مڑ سکتی تھی۔۔۔۔

شہرام نے اس کے بالوں پر جھک کر گہرا سانس لے کر اس سے آنے والی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتارا۔۔۔ پھر شہرام نے جھک کر اس کی کالر سے نظر آتی ہوئی گردن پر اپنے لب رکھے اور گھمبیر آواز میں بولا۔۔۔

تم بہت جلد صرف میری ہو گی ملیسا بے بی۔۔۔۔۔

ملیسا اس کا سرد لمس محسوس کر کانپ سی گئی اور اس کی بات سن کر تو اس کی ڑیڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہوئی۔۔۔۔

ملیسا نے ایک دم اسے پیچھے دھکا دے کر مڑ کر اس کا چہرہ دیکھنا چاہا مگر شہرام اس سے زیادہ تیز تھا جو ایک سیکنڈ میں ڈانسنگ فلور میں موجود بھیڑ میں غائب ہو گیا تھا۔۔۔۔

ملیسا نے اپنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے کوئی بھی اپنی جانب متوجہ نہ دکھا اس نے جھنجھلا کر اپنا رخ بار کی طرف کیا اسے اس جوب سے ابھی سے شدید نفرت ہو رہی تھی۔۔۔۔

***************\

شہرام نے جس لڑکے کو ملیسا کو چھوتے دیکھا تھا اسے باہر جاتے دیکھا تو سرد مسکراہٹ کے ساتھ اس کے پیچھے گیا ۔۔۔۔۔۔

وہ لڑکا نشے میں دھت چل رہا تھا اس سے سیدھے قدم بھی نہیں رکھے جا رہے تھے۔۔۔۔

شہرام کی آنکھیں اس کی حالت دیکھ کر چمکیں وہ ایک آسان شکار تھا۔۔۔۔

تھوڑی آگے جا کر سنسان جگہ پر شہرام نے موقع پاتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اس لڑکے کی گردن پر حملہ کیا اور اس کا خون پینے لگا لڑکا ہوش میں نہ ہونے کی وجہ سے مزاحمت نہیں کر پایا تھا شہرام نے اس کا خون پی کر اس کی باڈی کو قریبی جنگل میں کے جا کر پھینک دیا اور اپنے ہونٹ صاف کر کے واپس کلب چلا گیا جہاں ڈیرک بھی اپنا شکار کرنے کے بعد کار کے پاس کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا

دونوں گاڑی میں بیٹھے اور گھر کی طرف چل دیے دونوں کے گھر ساتھ ساتھ ہی تھے اسی وجہ سے ڈیرک زیادہ تر شہرام کے ساتھ ہی آتا جاتا تھا۔۔۔

****

ملیسا کی آنکھ اس کے موبائل کے الارم کے بجنے سے کھلی ملیسا نے بمشکل اپنی آنکھوں کو کھول کر ٹائم دیکھا لیکن یہ دیکھ کر کہ وہ آج پھر لیٹ ہو گئی ہے وہ بدک کر بیڈ سے اٹھی اور جلدی سے شاور لے کر کپڑے بدل کر اپنا بیگ اٹھا کر اپنی سائیکل پر یونیورسٹی جانے کے لیے نکل گئی۔۔۔

رات کو ایک بجے گھر آنے کی وجہ سے اور تھکاوٹ کی وجہ سے وہ جلدی اٹھ نہیں پائی تھی اب وہ فل سپیڈ سے اپنی سائیکل چلاتی ہوئی یونیورسٹی پہنچی۔۔۔

وہ کلاس میں پھر لیٹ داخل ہوئی تو سب اس کی جانب دیکھنے لگ پڑے مگر یہ دیکھ کر اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا کہ آج پھر شہرام ان کا پہلا لیکچر لے رہا تھا۔۔۔۔

مس ملیسا اگر آپ آ ہی گئی ہیں تو اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں پوری کلاس کو آپ نے ڈسٹرب کر دیا ہے۔۔۔

شہرام نے ملیسا کو دروازے میں ہی کھڑے دیکھ کر کہا تو ملیسا تیزی سے پیچھے جا کر آخری سیٹ پر بیٹھ گئی اور اپنا لیکچر نوٹ کرنے لگ گئی۔۔۔

مس ملیسا آپ اپنا رجسٹر میرے پاس لے کر آئیں۔۔۔۔

لیکچر کے ختم ہونے کے بعد سٹوڈنٹس کے کلاس سے باہر نکلنے کے بعد ملیسا سے کہا جو باہر جانے لگی تھی مگر شہرام کی بات سن کر اپنی جگہ رک گئی۔۔۔

مگر کیوں سر؟؟

ملیسا نے ناسمجھی سے شہرام سے پوچھا جو کلاس خالی ہونے کے بعد اب اس کے پاس آ کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔

لگتا ہے تمھارا دماغ کام نہیں کر رہا کل جو سوری لکھنے کو دیا تھا وہ دیکھاؤ مجھے۔۔۔۔۔

شہرام نے ملیسا کے سامنے کھڑے ہو کر کہا جواب لب کاٹتی اپنے بیگ میں رجسٹر ڈھونڈ رہی تھی جو مل ہی نہیں رہا تھا کیونکہ ایسا کوئی رجسٹر تھا ہی نہیں جس پر اس نے سوری لکھا ہو اس نے کافی بار کل سوری لکھنے کا سوچا تھا مگر اپنی نااہلی کی وجہ سے لکھ نہیں سکی۔۔۔

مس ملیسا آپ کا رجسٹر گم تو نہیں گیا؟؟۔۔۔۔

شہرام نے اسے مسلسل بیگ میں رجسٹر ڈھونڈتے ہوئے پوچھا۔۔۔

سور سر لگتا ہے میرا رجسٹر گھر رہ گیا ہے جلدی جلدی میں رجسٹر لینا بھول گئی ہوں۔۔۔۔۔

ملیسا نے اپنے خشک ہونٹوں کو تر کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کم از کم بہانہ تو کوئی اچھا سوچ لیتی مس ملیسا۔۔۔۔

شہرام نے اس کے ہونٹوں کو ایک نظر دیکھ کر کہا تو ملیسا گڑبڑا گئی۔۔۔

سوری سر کل لکھ لاؤں گی۔۔۔

ملیسا نے نظریں جھکا کر کہا۔۔۔

کل اگر لکھ کر نہ لائی تو تمھیں سزا ملے گی ملیسا۔۔۔

وہ ملیسا کی طرف جھک کر معنی خیزی سے بولا جو ملیسا کو سمجھ نہیں آیا مگر اسے خود کی طرف جھکتے دیکھ کر اس نے پیچھے ضرور ہونا چاہا تھا مگر اپنے پیچھے دیوار کی وجہ سے ہٹ نہ سکی۔۔۔

اوکے سر۔۔۔۔

وہ تھوک نگلتی ہوئی بولی تو شہرام مسکراتا ہوا اس سے دور ہو کر ٹیبل سے اپنی چیزیں سمیٹ کر کلاس سے باہر چلا گیا

۔۔۔۔۔۔

ملیسا نے گہرا سانس لے کر ایک گھوری دروازے کی جانب ڈالی جہاں سے ابھی شہرام باہر گیا تھا۔۔۔

وہ اپنی چیزیں اٹھا کر جھنجھلا کر اگلی کلاس لینے چلی گئی جس میں بھی وہ لیٹ ہو گئی تھی۔۔۔

****

مائک میں ملیسا پر تین دن سے نظر رکھ رہی ہوں مگر ابھی تک مجھے کچھ غیر معمولی محسوس نہیں ہوا۔۔۔

بلیک وچ نے مائک سے کہا

وہ میری بیٹی ہے اسے بھی ویمپائر ہونا چاہیے تھا۔۔

مائک اس کی بات پر چڑتا ہوا بولا۔۔۔

ضروری نہیں کہ اگر وہ تمھارا خون ہے تو وہ ویمپائر ہی ہو تمھاری بیوی کے انسان ہونے کی وجہ سے بھی وہ بھی عام انسان ہی ہو سکتی ہے۔۔۔

وچ نے مائک سے کہا۔۔۔

کیا تم نے اسے ایک بار بھی خون پیتے ہوئے نہیں دیکھا؟؟

مائک نے پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔ مگر اس سے بھی اچھی خبر ہے میرے پاس روئل بلڈ کا تیسرا شہزادا شہرام تمھاری بیٹی کو پڑھاتا ہے ۔۔۔۔۔

وچ نے مکاری سے اسے بتایا۔۔۔

واہ کنگ کا بیٹا میری بیٹی کو پڑھا رہا ہے کیا اسے ملیسا میں کوئی دلچسپی ہے؟؟ اگر نہیں بھی ہے تو ہم پیدا کریں گے ہم ملیسا کے ذریعے شہرام کو مروا کر کنگ کو تحفہ بھجوائیں گے۔۔۔۔۔

مائنک نے مکاری سے مسکراتے ہوئے وچ سے کہا۔۔۔۔ جو اس کا پلان سن کر ہنسنے کنگ کی بربادی کا سن کر ہنسنے لگ پڑی تھی۔۔۔۔۔

چونکہ مائنک اور کچھ دیگر ویمپائرز پیدائشی ویمپائرز نہیں تھے بلکہ ایک ایکسپریمنٹ سے بنائے گئے تھے اس وجہ سے روئل بلڈ کنگ نے انھیں قبول نہیں کیا تھا اور یہ لوگ اسی طرح بھٹکتے پھرتے تھے اور اپنی جگہیں بدلتے تھے کیونکہ ویمپائر ہنٹرز بھی ویمپائرز کو مارنے کے لیے مختلف جگہوں پر چھاپے مارتے رہتے تھے تاکہ ویمپائرز کو ڈھونڈ کر ختم کر سکیں۔۔۔۔۔

****

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Posted On Kitab Nagri
Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

ملیسا گھر آ کر کھانا کھا کر سو گئی تھی چونکہ رات کو اسے واپس کلب جانا تھا اس وجہ سے وہ اب سو کر اپنی نیند پوری کرنا چاہتی تھی

شہرام جو اپنے آفس میں تھا اسے بار بار ملیسا کا خیال آہا تھا اس وجہ سے اس نے ملیسا کے گھر آنے کا سوچا

وہ خاموشی سے اس کے گھر میں داخل ہوا اور ملیسا کے کمرے میں گیا جو سکون سے سو رہی تھی۔۔۔

شہرام نے اس کے قریب جا کر اپنی ہاتھ کی پشت سے ہلکا سا اس کا گال چھوا تو ملیسا ہلکا سا ہلکی شہرام فورا اس سے دور ہوا اور ایک نظر جھک کر اس کے چہرے کو قریب سے دیکھا اور اس کے چہرے پر ٹھنڈی پھونک مار کر کھڑکی کے راستے سے باہر چلا گیا

وہ نیند میں تھی جب اسے لگا کہ کوئی اس کے پاس موجود ہے جس کا یقین اسے اپنے چہرے پر ٹھنڈی ہوا سے لگا اس نے اپنی آنکھیں کھولی اور پورے کمرے میں نظر دوڑائی مگر کسی کو بھی کمرے میں نہ پا کر اس نے دوبارہ اپنی آنکھیں بند کرلی۔۔۔۔

ملیسا کے گھر سے کچھ دور کھڑی وچ نے شہرام کو ملیسا کی کھڑکی سے کودتے دیکھا تو اس کے چہرے پر شاطرانہ مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔۔

••

شہرام کہاں سے آرہے ہو؟؟

ڈیرک نے شہرام کو آفس میں داخل ہوتے پوچھا

کسی سے ملنے گیا تھا۔۔۔۔

شہرام نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

نیا شکار؟؟ ابھی کل ہی تو ہم نے فریش خون پیا ہے۔۔۔۔۔

ڈیرک نے نا سمجھی سے اس سے پوچھا۔۔۔۔

نہیں نیا شکار نہیں ہے وہ۔۔۔۔ آج ہم پھر کلب جائیں گے اگر تم نے کوئی نیا شکار کرنا ہوا تو کرلینا

شہرام نے سپاٹ لہجے میں ڈیرک سے کہا۔۔۔

شہرام یاد رکھنا کسی انسان کے ساتھ محبت کرنا تمھارے لیے خطرے کا باعث بن سکتا ہے اور اگر کنگ کو پتا چل گیا تو اس کو مارنے میں وہ ایک منٹ بھی ضائع نہیں کریں گے۔۔۔۔۔

ڈیرک نے سنجیدگی سے شہرام سے کہا۔۔۔۔۔

اگر کسی نے اسے ہاتھ بھی لگایا تو میں اس کا ہاتھ توڑ دوں گا اسے مار دوں گا اور اگر کسی نے اسے ختم کرنے کی کوشش کی تو میں اسے ختم کر دوں گا اور کنگ نے اگر میرے کسی بھی معاملے میں دخل اندازی کی تو ان کے خلاف بغاوت کرنے میں سب سے آگے میں ہوں گا۔۔۔۔

شہرام نے سرد اور سپاٹ لہجے میں ڈیرک سے کہا۔۔۔۔

کنگ تمھارا باپ ہے تم اس کے خلاف کبھی نہیں جا سکتے۔۔۔۔۔

ڈیرک نے اسے جیسے یاد دلایا ہو۔۔۔۔۔

وہ میرا باپ نہیں۔۔۔۔۔سنا تم نے۔۔۔وہ صرف کنگ ہے میرے لیے۔۔۔۔۔

شہرام نے غصے سے پیپر ویٹ اٹھا کر زمین پر مارتے ہوئے ڈیرک سے کہا جو اس کے غصے سے بلکل بھی نہیں گھبرایا تھا۔۔۔۔۔

حقیقت کو تم جھٹلا نہیں سکتے شہرام۔۔۔۔۔

ڈیرک نے جیسے اس کے غصے کو مزید ہوا دی تھی

مجھے نفرت ہے ان سے بتا دینا انھیں۔۔۔۔ وہ صرف میری نفرت کے ہی قابل ہیں۔۔۔۔۔ وہ نہیں ہے میرا باپ سنا تم نے۔۔۔۔

شہرام غصے سے دھاڑتا ہوا کرسی کو لات مار کر گراتا ہوا اپنا کوٹ اٹھا کر آفس سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔

****

ملیسا فریش ہو کر کلب جانے کے لیے نکلنے لگی تھی جب اسے اپنے گھر سے دور ایک عورت عجیب کپڑوں میں ملبوس اپنی جانب گھورتی ہوئی نظر آئی۔۔۔۔

ملیسا نے اس عورت سے ڈرنے کی بجائے اسے ایک گھوری سے نوازا اور اپنا سر جھٹک کر اپنی سائیکل لے کر کلب جانے کے لیے نکل گئی۔۔۔۔۔

تھوڑی دور کھڑی وچ نے ملیسا کو خود کو گھورتے دیکھا تو اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ پھیلی۔۔۔۔۔

وچ نے اپنا جادو استعمال کیا اور ایک منٹ کے اندر وہ ایک کھنڈر نما گھر کے اندر موجود تھی جہاں مائک اپنے کچھ ساتھیوں سے بات کر رہا تھا۔۔۔۔

مائک نے وچ کو اپنے سامنے دیکھا تو سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا کیونکہ اس کے مطابق وچ کو اس وقت ملیسا کے پاس ہونا چاہیے تھا۔۔۔۔

مائک ایک اچھی خبر ہے آج میں نے شہرام کنگ کے بیٹے کو ملیسا کے کمرے کی کھڑکی سے کودتے دیکھا اس کا مطلب ہے وہ ملیسا میں پہلے سے ہی دلچسپی رکھتا ہے ہمیں زیادہ کام نہیں کرنا ہوگا۔۔۔۔۔

وچ نے مسکراتے ہوئے مائک کو بتایا جو اس کی بات سن کر خوش نظر آ رہا تھا۔۔۔۔

لگتا ہے کھیل شروع کرنے کا وقت آ گیا ہے۔۔۔۔۔۔

مائک نے شاطرانہ مسکراہٹ لبوں پر سجائے وچ سے کہا جو اس کی بات سن کر اپنا سر ہلاتی کھلکھلا کر ہنستی ہوئی بولی تھی

اب کنگ کو جلد ہی اس کے بیٹے کے دل کا تحفہ بھجوائیں گے۔۔۔۔۔

****

ملیسا منہ پر زبردستی مسکراہٹ پھیلائے لوگوں کس ڈرنکس سرو کر رہی تھی۔۔۔۔ جبکہ شہرام ایک اندھیرے کونے میں کھڑا اسی کی جانب متوجہ تھا

وہ اپنا غصہ گھر کی چیزوں کو توڑ پھوڑ کر نکال آیا تھا اور اب وہ کافی پر سکون تھا۔۔۔

اس نے کچھ سوچتے ہوئے اپنے ہاتھ میں پکڑی ڈرنک پی کر اپنا رخ ملیسا کی جانب کیا جو سپید رنگت اور اپنی سبز آنکھوں کی وجہ سے سب کی توجہ اپنی جانب آسانی سے کھینچ رہی تھی۔۔۔۔

ملیسا کل والے واقعہ کے بعد کچھ زیادہ ہی چوکس تھی اور کسی کو کم ہی چھونے دے رہی تھی۔۔۔۔

وہ ڈرنکس سرو کر کے واپس بار پر جا رہی تھی جہاں آج پھر شہرام نے اسے کمر سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔۔۔

ملیسا نے آج پہلے سے ہی سوچ رکھا تھا کہ اگر ایسا ہوا تو اسے کیا کرنا ہے اس نے اپنے ہاتھ میں موجود ٹرے کو زور سے خود کو پکڑے شخص (شہرام) میں ماری مگر شہرام پر کوئی اثر نہیں ہوا الٹا ٹرے میں ڈینٹ پر گیا تھا۔۔۔

ملیسا نے آنکھیں پھیلا کر اپنے ہاتھ میں موجود ٹرے کو دیکھا اور خود کو اس شخص کی گرفت سے دور کرنے لگی جس نے اس پر اپنی گرفت اور مضبوط کر دی تھی۔۔۔

شہرام ملیسا کی ناکام کوشش دیکھ کر مسلسل مسکرا رہا تھا پھر اس نے ملیسا کو اپنی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے دیکھا تو ایک ہاتھ سے اس پر گرفت مضبوط کرتے ہوئے دوسرا ہاتھ اس کی آنکھوں پر رکھ کر جھک کر اس کے کان نے قریب بولا

ملیسا بے بی مجھ سے دور جانے کا سوچنا بھی مت میں تمہارے ساتھ سائے کی طرح رہتا ہوں۔۔۔

شہرام نے بول کر اپنا سرد لمس اس کے گال پر چھوڑا۔۔۔

شہرام نے آخری بار اسے چھوڑنے سے پہلے اس کے بالوں میں گہرا سانس بھر کر خود کو ایک سیکنڈ سے پہلے تیزی سے اپنے پیچھے بھیڑ میں گم کیا تھا۔۔۔۔۔

ملیسا نے اپنے ٹھنڈے گال پر ہاتھ رکھ کر پیچھے دیکھا مگر اسے مایوسی کے سوا کچھ نہ ملا اسے ابھی تک اس کے سرد لبوں کا لمس اپنے گال پر محسوس ہو رہا تھا جبکہ اس کا دل جتنی زوروں دے دھڑک رہا تھا وہ شہرام تھوڑی دور کھڑا باآسانی سنتا ہوا مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

****

کنگ ایڈورڈ اپنے کمرے میں اپنی بیوی ایلزبیتھ کو اپنے حصار میں لیے بیٹھا تھا جب ان کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی اور اجازت ملنے پر کوئی اندر داخل ہوا۔۔۔

کنگ آپ کے لیے ایک اہم خبر ہے۔۔۔۔۔

کنگ کے خاص آدمی نے سر جھکا کر کہا۔۔۔

ہمم کیا خبر ہے بتاؤ۔۔۔۔۔

کنگ ایڈورڈ نے پوچھا۔۔۔۔

کنگ شہزادے شہرام کا پیغام آیا ہے کہ وہ مصروفیت کی وجہ سے آپ سے ملنے محل نہیں آ سکتے۔۔۔۔

تم جا سکتے ہو اب اور ہمیں کچھ دیر کوئی تنگ نہ کرے۔۔۔

کنگ ایڈورڈ نے بات سن کر کہا تو وہ آدمی سر جھکا کر جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا گیا۔۔۔۔

وہ ایسا کیوں ہے ایڈی؟ وہ ہم سے اتنا دور کیوں ہو گیا ہے؟؟

ایلزبیتھ نے کنگ ایڈورڈ کے کندھے پر سر رکھ کر نم لہجے میں پوچھا۔۔۔۔

پاگل ہو گیا ہے بس۔۔۔ میں خود جاؤں گا اس سے بات کرنے۔۔۔

کنگ ایڈورڈ نے ایلزبیتھ کے سر کو چوم کر کہا تو وہ صرف گہرا سانس ہی لے کر رہ گئی وہ جانتی تھی کہ ان کا بیٹا کبھی بھی واپس نہیں آئے گا۔۔۔۔

***************\\

ملیسا تھکی ہوئی گھر آئی اور اپنے کمرے میں جا کر لیٹنے لگی کہ اسے اپنے بیڈ پر ایک نیلے رنگ کا پھول پڑا ملا۔۔۔

ملیسا نے حیرانی سے اس پھول کو اٹھا کر دیکھا جو چمک رہا تھا۔۔۔۔

ملیسا نے اسے اپنے ناک کے اریب لا کر اس کی خوشبو سونگھی تو اچانک اسے اپنا سر بھاری ہوتا ہوا محسوس ہوا ۔۔۔۔۔

ملیسا نے جلدی سے پھول خود سے دور پھینکا اور اپنے چکراتے ہوئے سر کو تھام کر واشروم کی جانب جانے لگی مگر اس کی آنکھوں بند ھ ہونا شروع ہونے لگی تھی وہ بمشکل واشروم کے دروازے تک پہنچی تھی مگر زیادہ دیر خود کو سنبھال نہ سکی اور زمین بوس ہو گئی۔۔۔۔

ملیسا نے اپنی آدھ کھلی آنکھوں سے اور اپنی بچی کچی طاقت سے خود کو گھسیٹ کر شاور تک لائی اور جلدی سے شاور آن کی کیا۔۔۔۔

ٹھنڈا پانی اس کے سر پر پڑا تو اس کا دماغ ایک پل کو سن ہو گیا۔۔۔۔

اس کی آنکھیں تو مکمل کھل گئیں تھیں مگر اس کا سرا ابھی بھی چکرا رہا تھا۔۔۔۔

اس نے بمشکل خود کو سنبھالا اور شاور بند ھ کر کے کھڑی ہوئی اور اپنے کپڑے اتار کر باتھ روب پہن لیا کیونکہ وہ سردی سے مرنا نہیں چاہتی تھی

اس نے ایک نظر کھڑی ہو کر شیشے میں خود کو دیکھا تو اس کی آنکھوں کا کو رنگ پہلے براؤن تھا اب وہ گولڈن ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

اس نے اپنا سر جھٹک کر دوبارہ خود کو آئینہ میں دیکھا مگر اپنی آنکھوں کو گولڈن دیکھ کر اسے خود سے خوف محسوس ہوا اچانک اس کی نظر اپنے ہونٹوں پت گئی جو سرخ ہو چکے تھے جیسے اس نے ابھی کسی کا خون پیا ہو۔۔۔۔۔

اس نے اپنے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر دوبارہ خود کو دیکھا مگر اپنی گولڈن آنکھیں اور سرخ ہونٹ دیکھ کر اس نے غصے سے زور سے اپنے قریب پڑا برش شیشے میں مارا جس سے وہ چکنا چور ہو کر زمین پر گر گیا۔۔۔۔

ملیسا نے اپنا بھاری ہوتا سر تھاما اور واشروم سے باہر نکل گئی مگر اسے اتنا بھی ہوش نہ تھا کہ وہ ٹوٹے ہوئے کانچ پر چل کر اپنے پیروں کو لہولہان کر چکی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے بیڈ کے قریب آئی اور اس پر گرنے کے انداز میں لیٹ گئی اور اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔۔۔۔۔

****

مائک مبارک ہو تمھاری بیٹی بھی ویمپائر ہے اور وہ خون بھی پی چکی ہے۔۔۔۔۔

وچ نے خوشی سے مائک کے پاس حاضر ہوتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

تمھیں کیسے پتا چلا کہ وہ ویمپائر ہے؟؟

مائک نے وچ سے حیرانی سے پوچھا۔۔۔۔

میں نے اس کے بیڈ پر اپنا جادوئی پھول رکھا تھا جسے تمھاری بیٹی نے سونگھا اور اس کی آنکھوں گولڈن رنگ کی ہو گئی تھی جس کا مطلب ہے وہ ویمپائر ہے اور اس کے ہونٹ خون کے رنگ کی طرح سرخ ہو گئے تھے جس سے صاف پتا چل گیا تھا کہ وہ ایک سے زیادہ بار خون پی چکی ہے۔۔۔

وچ نے اسے تفصیل سے بتایا وہ ملیسا کے کمرے میں ہی چھپ کر کھڑی تھی جب ملیسا نے پھول سونگھا اور اس کی حالت خراب ہوئی تھی۔۔۔۔

واہ اب آئے گا مزا مجھے امید تھی کہ وہ میرا خون ہے تو ضرور ویمپائر ہی ہو گی۔۔۔ کیا شہرام کو پتا ہے؟؟

مائنک نے خون کا پیالہ اپنے لبوں سے لگا کر پہلے خوشی سے کہا اور آخر میں سوالیہ پوچھا۔۔۔

نہیں جہاں تک مجھے علم ہے اسے نہیں پتا کہ وہ ویمپائر ہے وہ اسے ایک عام انسان ہی سمجھتا ہے۔۔۔

وچ نے سوچتے ہوئے اسے بتایا۔۔۔

ہمیں تھوڑا انتظار کرنا ہو گا پھر میں جلد ہی ملیسا کے سامنے جاؤں گا۔۔۔۔

مائنک نے خون کا پیالہ ختم کر کے اپنا چہرہ صاف کر کے وچ سے کہا جو اپنا سر ہلا کر مائنک کا اشارہ پا کر غائب ہو گئی تھی۔۔۔۔

••

ملیسا نے اپنی آنکھیں آہستہ سے کھولیں اور سیدھی ہو کر بیٹھنے لگی تو اپنے چکراتے ہوئے سر کو اس نے فوراً تھاما جو شدید دکھ رہا تھا۔۔۔

اس نے سائیڈ ٹیبل پر پڑا پانی کا گلاس اٹھا کر اپنے منہ سے لگایا تو اسے تھوڑا سکون محسوس ہوا۔۔۔۔

ملیسا نے تھوڑی دیر بیڈ پر بیٹھنے کے بعد ٹائم دیکھا تو سات بج رہے تھے وہ اٹھ کر اپنی یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہونے لگی مگر جیسے ہی اس نے اپنے پیر زمین پر رکھے تو اسے اپنے پیروں میں شدید درد محسوس ہوا۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔

ملیسا نے درد سے کراہتے ہوئے اپنے پیروں کی جانب دیکھا جو سوجے ہوئے تھے اور اس میں کانچ کے ٹکڑے دھنسے ہوئے تھے جبکہ پیروں پر خون جما ہوا تھا۔۔۔

اچانک اس کے سامنے رات کا سارا منظر گھومنے لگا اس نے درد سے اپنے لب بھینچ کر اپنے پاؤں کو بیڈ پر رکھا اور اس میں سے کھینچ کر کانچ نکالنے لگی۔۔۔۔

تکلیف کی شدت سے آنسو اس کی آنکھوں سے روانی سے بہنے لگ پڑے تھے جبکہ اس کے پیروں سے اب خون نکلنے لگ پڑا تھا۔۔۔

وہ تکلیف سے اٹھتے ہوئے کانچ سے بچ کر واشروم میں گئی اور فرسٹ ایڈ باکس لے کر وہاں ہی نیچے ایک طرف بیٹھ گئی کیونکہ مزید اس سے تکلیف برداشت نہیں ہو رہی تھی اس نے اپنے کانپتے ہاتھوں سے اپنے پیروں کو صاف کر کے بینڈج کی۔۔۔۔۔۔

تھوڑی دیر وہاں ہی بیٹھے رہنے کے بعد اس نے قریبی پڑے ایک شیشے کے ٹکڑے اٹھا کر خود کو شیشے میں دیکھا بکھرے بال سوکھے ہونٹ جیسے صدیوں کی پیاسی اور آنکھوں کے گرد گھرے ہلکے دیکھ کر ایسے لگ رہا تھا جیسے وہ صدیوں کی بیمار ہو۔۔۔۔

اس نے شیشے کے ٹکڑے کو اٹھا کر زور سے زمین پر مارا اور اٹھ کر تکلیف سے اپنے لب بھینچ کر وہ باہر آئی اور بیڈ پر بیٹھ گئی فلحال وہ اس حالت میں تو کبھی بھی یونیورسٹی نہیں جا سکتی تھی۔۔۔۔

****

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

شہرام کلاس میں داخل ہوا تو پوری کلاس پر ایک تفصیلی نگاہ ڈال کر اس نے ملیسا کو ڈھونڈنا چاہا مگر جب اسے ملیسا کہیں نہیں ملی تو اسے لگا کہ وہ پھر لیٹ ہو گئی ہو گی۔۔۔

اس نے اپنا لیکچر دینا شروع کیا مگر اس کی منتظر نگاہیں بار بار دروازے کی جانب جا رہی تھیں اس نے سارے لیکچر دینے کے دوران ملیسا کا ہی انتظار کیا تھا مگر جب وہ آخر تک نہ آئی تو اس نے جھنجھلا کر لیکچر دینے کے بعد ملیسا سے ملنے کا سوچا۔۔۔۔

اس نے پہلے ایک دفعہ ملیسا کے کمرے میں جانے کے سوچا۔۔۔۔

مگر جب وہ اس کے کمرے کی کھڑکی کے پاس پہنچا تو کھڑکی بند دیکھ کر اسے شدید غصہ آیا شہرام نے پھر دروازے سے اس سے ملنے جانے کا سوچا۔۔۔۔

ملیسا کچھ کھانے کے لیے کچن میں آئی تھی وہ ایک چھوٹا اوپن کچن تھا جو ٹی وی لاؤنج کی طرف کھلا ہوا تھا اس نے بمشکل اپنے پیروں کو گھسیٹا تھا اور یہاں تک پہنچی تھی اس نے فریج میں سے خود کے لیے بریڈ اور جیم نکالا چونکہ وہ

فلحال کھڑی ہو کر کچھ بنا نہیں سکتی تھی اس نے اپنا دل مار کر سکھی بریڈ جیم ہی کھانے کا سوچا تھا وہ خود کو گھسیٹتی ہوئی ٹی وی لاؤنج میں موجود صوفے تک لائی اور منہ بناتے ہوئے بریڈ پر جیم لگا کر کھانے لگی۔۔۔۔۔

اس نے کھانے کے بعد پلیٹ اپنے سامنے موجود چھوٹے سے میز پر رکھ کر ایک نظر اپنے پیروں کو دیکھا جہاں پر بینڈیج میں سے خون نکل رہا تھا۔۔۔۔

اپنے خون کو مسلسل دیکھ کر اچانک اس کی آنکھوں کا رنگ بدلنے لگا تھا کہ دفعتاً دروازے پر دستک ہوئی اس نے سر جھٹک کر ایک گہری سانس لے کر دروازے کی طرف دیکھا۔۔۔۔

دروازے کے پاس جا کر کھولنا اسے پہاڑ سر کرنے کے برابر لگ رہا اسے اپنے گھر آنے والے شخص پر اسے شدید غصہ آیا۔۔۔

وہ مسلسل بجتے دروازے کی وجہ سے مجبوراً اٹھی اور آہستہ آہستہ دروزے کی جانب جانے لگی دروازے کے پاس جا کر اس کے ایک پر سکون سانس لیا اور دروازہ کھولا تو شہرام کو کھڑے دیکھ کر اس نے حیرانی سے اس کی جانب دیکھا جو اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا

سوری سر مجھے لگتا ہے کہ آپ غلط جگہ پر آ گئے ہیں۔۔۔۔

ملیسا نے حیرانی سے اسے جواب دیا۔۔۔۔

نہیں میں بلکل سہی جگہ پر آیا ہوں مجھے تم سے ملنا ہے۔۔۔۔

وہ ملیسا کو سائیڈ پر ہٹاتا ہوا زبردستی اس کے گھر داخل ہوا۔۔۔۔

یہ آپ اندر کہاں جا رہے ہیں؟؟

وہ اس کی پشت کو خونخوار نظروں سے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔

شہرام اس کے سوال کو نظرانداز کر کے اندر داخل ہوا تو اس کے ناک کے نتھنوں سے خون کی مہک ٹکرائی

۔۔۔۔۔

اس کی نظر زمین پر خون کے نشانات پر گئی وہ تازہ خون تھا اس نے اپنی مٹھیاں کو بھینچ کر خود کو قابو کیا اور اپنا رخ ملیسا کی جانب کیا جو منہ بناتی ہوئی دروازہ بند کر کے لڑکھڑا کر چلتی ہوئی آ رہی تھی۔۔۔

شہرام کی نظر اس کے پیروں پر گئی جس پر پٹی کی گئی تھی۔۔۔۔

اس نے اپنی مٹھیاں اور زور سے بھینچ کر خود کو ملیسا پر حملہ کر کے اس کا سارا خون پینے سے روکا۔۔۔

شہرام ملیسا کے چہرے پر تکلیف دہ تاثرات دیکھ کر خود کو قابو کیا اور ملیسا کے پاس جا کر جھک کر اسے اپنی باہوں میں اٹھا لیا۔۔۔

آہ۔۔۔ یہ آپ کیا کر رہے ہیں سر مجھے نیچے اتاریں۔۔۔

ملیسا اس اچانک افتاد پر بوکھلاتی ہوئی بولی۔۔۔

ملیسا بے بی تمھیں تکلیف نہ ہو اس لیے اٹھایا ہے۔۔۔

شہرام نے مسکرا کر جھک کر اس کے کان کے قریب کہا اور اس کی کن پٹی پر آہستہ سے اپنا سرد لمس چھوڑا۔۔۔

ملیسا نے آنکھیں پھیلا کر شہرام کی طرف دیکھا یہ آواز اور لمس نے اسے کلب میں دو بار اس کے ساتھ ہونے والے واقع کی یاد دلادی تھی۔۔۔۔

س۔ سر

سر نہیں مجھے میرے نام سے پکارو۔۔۔۔۔

شہرام نے اسے صوفے پر بیٹھا کر خود بھی اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا

پ۔۔ پلیز مجھ سے تھوڑی دور ہو کر بیٹھیں۔۔۔۔۔

ملیسا نے اس سے دور ہونے کی ناکام سی کوشش کی۔۔۔۔

سنا نہیں تم نے میں نے کیا کہا مجھے میرے نام سے پکارو۔۔۔۔

شہرام اس کی بات نظر انداز کر کے ٹھنڈے ٹھار لہجے میں کہا۔۔۔

شہرام پلیز مجھ سے دور ہو کر بیٹھیں۔۔۔۔

اس نے ہمت کرتے ہوئے مضبوط لہجے میں کہا اور اپنی جانب جھکتے ہوئے شہرام کے سینے پر فوری ہاتھ رکھ کر اسے روکا۔۔۔۔

شہرام نے اس کا ہاتھ اپنے سینے سے ہٹا کر اسی ہاتھ سے ملیسا کو اپنی جانب کھینچا۔۔۔۔

ملیسا بے بی مجھے دوبارہ خود سے دور جانے کا مت کہنا کیونکہ اب میں تمھیں چھوڑ کر کہیں نہیں جانے والا۔۔۔۔

ملیسا کا چہرے شہرام کے چہرے کے اتنے قریب تھا کہ بات کرتے ہوئے شہرام کی سانسیں اس کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

اس نے اپنی آنکھیں بند کی تو اچانک اسے سب کچھ دھندلا لگنے لگ پڑا اس کی آنکھوں نے اچانک رنگ بدلا تھا اس کے لمبے دانت نکلنے لگ پڑے تھے اس نے جھٹکے سے شہرام کو اپنے جانب کھینچ کر اس کی گردن میں اپنے دانٹ گاڑ کر خون پینا شروع کر دیا۔۔۔

شہرام نے جب اس کا آنکھوں کا رنگ بدلتے اور اسے کے دانت نکلتے دیکھے تو اسے شدید حیرت ہوئی مگر اس سے بھی زیادہ حیرت اسے ملیسا کے خود کا خون پینے پر ہوئی وہ روئل بلڈ تھا اس کا خون نایاب تھا کسی نے آج تک روئل بلڈ کا خون نہیں پیا تھا۔۔۔

شہرام نے جب اسے اپنا خون پیتے دیکھا تو گہرا سانس لے کر اسے کھینچ کر خود میں بھینچا وہ جانتا تھا کہ تھوڑی دیر خون پینے کے بعد اس کے سارے زخم ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔

تھوڑی دیر بعد بھی جب ملیسا شہرام سے دور نہ ہٹی تو شہرام نے جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا اور اس کا چہرہ مضبوطی سے اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھر کر اس کے ہونٹوں کو اپنی گرفت میں لیا۔۔۔

ملیسا نے اپنے دانت زور سے شہرام کے نچلے لب میں گاڑ دیے تھے۔۔۔

شہرام نے خود کو بمشکل ملیسا سے دور کیا جو ہر جگہ سے اس کا خون پینا چاہ رہی تھی۔۔۔

اس نے ملیسا کا گلا پکڑ کر زور سے دبایا تو آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ملیسا کی آنکھیں بند ہونے لگ پڑی تھی شہرام نے اس کی مزاحمتوں کے کم ہونے پر جلدی سے اس کے گلے کی مخصوص نس دبا کر اسے بے ہوش کر دیا۔۔۔

ملیسا بے ہوش کر صوفے پر گری تو شہرام نے اس کو صحیح سے صوفے پر لیٹا کر اس کے ہونٹوں کو ہلکا سا چھوا اور پھر اپنا رومال نکال کر اس سے ملیسا کے ہونٹوں پر لگا خون صاف کیا۔۔۔

اس نے آخری بار ملیسا کے چہرے پر جھک کر اس کا ماتھا چوما تھا اور فورا ملیسا کے گھر میں وچ کی موجودگی محسوس کر کے اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

روئل بلڈ ہونے کی وجہ سے اس میں باقی ویمپائرز کی نسبت زیادہ خصوصیات تھی جن میں سے ایک خصوصیت وہ کسی کی بھی موجودگی اپنے گرد آسانی سے محسوس کر لیتا تھا

اسے وچ کی ملیسا کے گھر میں موجودگی پر جہاں حیرانی ہوئی تھی وہاں ہی اسے یہ سوچ کر سکون ملا کی ملیسا پہلے ہی اس کا خون پی چکی تھی۔۔۔۔۔

اس نے سائیڈ پر پڑی چادر اٹھا کر ملیسا پر اچھی طرح اوڑھی اور الٹے قدموں ملیسا سے دور ہو کر جانے لگا کہ کچھ سوچتے ہوئے رکا اور دوبارہ صوفے کے پاس آیا جہاں سامنے چھوٹے سے میز پر پین پڑا تھا اس نے پین اٹھا کر اخبار کے ایک ٹکڑے پر کچھ لکھا اور اسے وہاں رکھ کر چلا گیا۔۔۔۔۔

وچ نے شہرام کو ملیسا کے پاس دیکھا تو وہ خاموشی سے ایک کونے میں اپنے جادو کی مدد سے خود کو چھپائے کھڑی ہو کر شہرام جو دیکھنے لگی شہرام کے جاتے ہی اس نے ایک نظر قریب جا کر ملیسا کو دیکھا جو پر سکون سی سو رہی تھی

وچ اسے دیکھ کر وہاں سے چلی گئی تھی یہ جانے بغیر کہ وہ اپنی ایک ضروری چیز وہاں ہی بھول گئی تھی

****

ڈیرک تمہیں پتا ہے وہ لڑکی ویمپائر ہے۔۔۔۔

شہرام نے پرجوشی سے آفس آ کر ڈیرک سے کہا۔۔۔۔

کونسی لڑکی؟؟؟ وہ جسے تم پسند کرتے ہو؟؟

ڈیرک نے سوالیہ پوچھا

ہاں وہی لڑکی لیکن وہ مختلف ہے وہ ہماری طرح نہیں ہے مجھے لگتا ہے ابھی وہ جانتی نہیں ہے کہ وہ ویمپائر ہے۔۔۔۔ اور میں نے اس کے گھر میں وچ کی موجودگی محسوس کی تھی۔۔۔۔

شہرام نے تفصل سے بتایا۔۔۔

کونسی وچ؟؟؟ ساری وچ ختم نہیں ہو گئی تھیں؟؟

ڈیرک نے حیرانی سے پوچھا

نہیں سب ختم نہیں ہوئی تھی کچھ ہمارے مخالف ویمپائرز کے پاس چلی گئی تھیں۔۔۔۔

شہرام نے اسے بتایا کچھ سال پہلے ہی کنگ ایڈورڈ کے حکم پر بہت سی چڑیلو کو زندہ جلا دیا گیا تھا لیکن کچھ بچ کر نکل گئی تھیں اور اب ان کی دشمن تھیں۔۔۔۔

تو اس سے تمھاری لڑکی کا کیا تعلق ؟؟

یہی تو میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ملیسا کا کیا تعلق ہے جو وہ وچ وہاں موجود تھی۔۔۔

شہرام نے ڈیرک کا سوال سن کر کہا

تمھیں پتا کروانا ہو گا کہ وچ اور ملیسا کا آپس میں کیا تعلق ہے مگر اس سے پہلے ڈیرک میں چاہتا ہوں کہ تم یہ آنگھوٹی لے کر محل جاؤ اور وہاں سے چیک کروا کر مجھے اس کے بارے میں ساری معلومات دو۔۔۔۔

شہرام نے مزید کہا

یہ آنگھوٹی تمھیں کہاں سے ملی ؟؟ اور یہ کس کی ہے ؟؟

ڈیرک نے آنگھوٹی پکڑتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔

یہ اس وچ کی ہے میں تھوڑی دیر بعد دوبارہ ملیسا کے پاس گیا تھا تب مجھے وہاں فرش پر پڑی ملی اور رات تک تم محل کے لیے نکل جانا کیونکہ مجھے جلد سے جلد معلومات چاہیے۔۔۔

شہرام نے اسے بتایا وہ تھوڑی دور جا کر واپس ایک گھنٹے بعد ملیسا کے گھر گیا تھا اور اسے یہ آنگھوٹی ملی تھی

اوکے بوس میں رات کو ہی چلا جاؤں گا

ڈیرک نے شہرام کو جواب دیا جس نے اس کی بات پر سر ہلایا شہرام کو خود سے زیادہ بھروسہ ڈیرک پر تھا تبھی اس نے یہ کام ڈیرک کو دیا تھا۔۔۔۔

ملیسا کی آنکھ کھولی تو خود کو صوفے پر لیٹے دیکھ کر وہ جلدی سے اٹھی اس کے ذہن میں اچانک آیا کہ اس کے گھر تو شہرام آیا تھا اس کے بعد اسے کچھ یاد نہیں تھا۔۔۔

اس نے اپنے ارد گرد دیکھا تو اسے کہیں بھی شہرام نہ دکھا اس نے میز پر پڑے اپنے موبائل کو اٹھا کر ٹائم دیکھا تو شام کے چار بج رہے تھے۔۔۔

وہ کھڑی ہو کر اپنے کمرے میں جانے لگی تا کہ فریش ہو سکے وہ اپنے کمرے کی طرف جا رہی تھی جب اس کی نگاہ اپنے پیروں پر پڑی تو بے ساختہ اسے یاد آیا کہ اس کے پیر تو زخمی تھے مگر اسے کوئی درد محسوس نہیں ہوا ہو رہا تھا۔۔۔

کمرے میں داخل ہو کر اس نے اپنے پیروں سے پٹی اتار کر اپنے پیر دیکھے تو اس وہاں کوئی زخم موجود نہیں تھا۔۔۔

اسے اپنے زخم کے ٹھیک ہونے پر زیادہ حیرت نہ ہوئی تھی کیونکہ پہلے بھی جب اسے چوٹ لگتی تھی دو دن کے اندر ٹھیک ہو جاتی تھی۔۔۔

وہ اپنے بستر سے اٹھی اور اپنے کپڑے بدل کر کچن میں آئی اور اپنے لیے کافی بنائی بھوک تو اسے لگی نہیں تھی اسی وجہ سے اس نے صرف کافی پینے کا سوچا۔۔۔

کافی پی کر اس نے اپنا کوٹ پہنا اور اپنا موبائل جیب میں ڈال کر اپنے گھر سے نکل گئی باہر ہلکی ہلکی برفباری ہو رہی تھی وہ جنگل کی طرف جانے لگ پڑی وہاں سے کچھ دور ایک جھیل تھی جو فلحال تو جمی ہوئی تھی مگر وہ اس وقت بے حد خوبصورت لگتی تھی اس کے قریب درختوں میں بے تحاشہ جگنو تھے جو چمکتے ہوئے منظر کو مزید حسین بنا دیتے تھے۔۔۔

ملیسا نے جھیل کے قریب ایک سائیڈ پر بنے درخت کے نیچے کھڑی ہو کر برفباری دیکھ رہی تھی اور ساتھ جھیل کو مسلسل تکے جا رہی تھی۔۔۔

ملیسا بے بی۔۔۔

آہ۔۔۔

شہران نے اچانک پیچھے سے آ کر ملیسا سے کہا جس نے ڈر کر چیخ ماری تھی۔۔۔۔

تم۔۔۔ میرے پیچھا کیوں کر رہے ہو؟؟

صبح تو تم 'آپ'' آپ' کر رہی تھی اب 'تم' کیوں بول رہی ہو۔۔۔۔

شہرام نے ملیسا کی بات کو سرے سے نظر انداز کر کے پوچھا۔۔۔

تم عزت کے لائق ہی نہیں ہو۔۔۔ اور ابھی میں تمھاری سٹوڈنٹ نہیں ہوں اس لیے میرا جو دل کرے گا میں وہ ہی کہوں گی۔۔۔

ملیسانے اسے گھورتے ہوئے کہا جو بے شرموں کی طرح ہنسنے لگ پڑا تھا۔۔۔

ملیسا بے بی مجھے وہ لوگ بے حد پسند ہیں جو مجھ سے ڈرتے نہیں ہیں اور ان میں پہلے اور آخری نمبر پر صرف تم ہو۔۔۔۔۔

شہرام نے ملیسا کے سامنے آتے ہوئے اس کے ارد گرد اپنے دونوں بازو رکھتے ہوئے اسے خود کے اور درخت کے درمیان قید کر دیا۔۔۔

کوئی بھی تم سے نہیں ڈرتا اب ہٹو سامنے سے مجھے سکون سے منظر دیکھنے دو۔۔۔

ملیسا اسے سائیڈ پر کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

بے بی تمھارا یہ منہ صرف میرا خون جلانے کے لیے ہی کیوں کھلتا ہے اور خاص طور پر میرا خون پینے کے لیے۔۔۔

شہرام نے اس کے ہونٹوں پر اپنا انگھوٹا پھیرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

میں نے تمھارا خون کب پیا ہے؟؟

ملیسا نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔

بے بی ابھی دوپہر میں تو تم میرے جسم کا آدھا خون پی کر سوئی ہو اور تمھیں یاد ہی نہیں۔۔۔

وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔۔۔

ج۔۔۔ جھوٹ بول رہے ہو تم۔۔۔

ملیسا نے خوف سے آنکھیں پھیلا کر کہا۔۔۔۔

یہ دیکھو تم نے ہی پیا ہے میرا خون۔۔۔۔ یہ نشان تمھارے ہی دانتوں کے ہیں۔۔۔۔

شہرام نے اپنی جیکٹ کھول کر اپنی گردن سے شرٹ نیچے کرکے اسے دانتوں کے نشان دکھائے۔۔۔۔

تم جھوٹ بھی تو بول سکتے ہو۔۔۔۔

ملیسا نے اس کی گردن پر بنے دانت کے نشانوں پر اپنی انگلیاں پھیرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

لیکن یہ تمھارے ہی دانت ہیں یقین نہیں تو اپنے دانت دوبارہ یہاں پر رکھ کر دیکھ لو۔۔۔۔

شہرام نے اس کمرے سے تھام کر اپنے قریب کرتے ہوئے کہا تو ملیسا نے ٹرانس کی کیفیت میں جھک کر اپنے دانت دوبارہ اس جگہ رکھے اچانک اسے کچھ یاد آیا دوپہر میں شہرام کا خون پینا۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔

ملیسا نے اپنا سر تھاما جس میں درد ہونے لگ پڑا تھا۔۔۔

زیادہ سوچوں مت اور میرے ساتھ چلو ہمیں کہیں جانا ہے۔۔۔۔

شہرام بے اسے سر تھامے دیکھ کر کہا

مجھے نہیں پتا یہ سب کیا ہو رہا ہے شہرام میری مدد کرو۔۔۔

وہ بے بسی سے بولی

شہرام نے آگے بڑھ کر اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور پوری تیزی سے اپنی گاڑی کی طرف گیا۔۔۔

ملیسا نے اپنی آنکھیں بند ہونے سے پہلے شہرام کو خود کو گاڑی میں بیٹھاتے دیکھا تھا اس کے بعد اس کی آنکھوں کے آگے مکمل اندھیرا چھا گیا تھا۔۔۔

****

ڈیرک شہرام نے تمھیں یہاں کیوں بھیجا اور وہ خود کیوں نہیں آ رہا ہم سے ملنے؟؟؟

ڈیرک اس وقت محل میں کنگ کے پاس بیٹھا ہوا تھا جو اسے مسلسل شہرام کی مصروفیات کے بارے میں پوچھ رہے تھے

کنگ میں اپنے ایک کام کے سلسلے میں محل آیا ہوں اور جہاں تک شہرام کی مصروفیات ہے تو آج کل وہ ایک پروجیکٹ میں مصروف ہے اسی وجہ سے آپ سے ملنے نہیں آ پا رہا۔۔۔۔

ڈیرک نے سفید جھوٹ بولا۔۔۔۔

مجھ سے جھوٹ بول کر تم بہت بڑی غلطی کر رہے ہو ڈیرک۔۔۔۔

کنگ نے سرد آواز میں ڈیرک سے کہا۔۔۔۔۔

کنگ میں آپ سے جھوٹ کیوں بولوں گا؟؟

ڈیرک نے مسکین سی صورت بنا کر کنگ سے کہا۔۔۔

پھر تم مجھے یہ بتاؤ کہ کس کام کے لیے تم آئے ہو؟؟

کنگ نے اسے سپاٹ آواز میں پوچھا۔۔۔

شہرام کو ایک وچ کی انگوٹھی ملی ہے وہ مسلسل اس کے ارد گرد کے لوگوں پر نظر رکھ رہی ہے۔۔۔اور میں وہی انگھوٹی ملیکا کو دیکھانے آیا ہوں۔۔۔

ڈیرک نے آدھا جھوٹ اور آدھا سچ بولا

مجھے انگوٹھی دکھاؤ میں بھی دیکھو کہ کونسی وچ ہے اور تم لوگ اسے مار نہیں سکتے تھے۔۔۔۔

کنگ وچ کا نام سن کر غصے سے بولا کچھ سالوں پہلے ہی وچ کے ایک بڑے گروپ نے ان پر حملہ کیا تھا تاکہ محل پر قبضہ کر سکیں مگر کنگ نے ان کا حملہ ناکام بناتے ہوئے ان سب کو مار دیا تھا مگر پھر بھی کچھ بھاگ گئی تھیں

۔۔۔۔۔

ڈیرک نے انگوٹھی اپنے جیب سے نکال کر کنگ کو دی۔۔۔۔

کنگ نے وہ انگوٹھی پکڑ کر دیکھی وہ کالے رنگ کی انگوٹھی تھی جس کے درمیان میں ایک چھوٹا سا نیلے رنگ کا موتی جڑا ہوا تھا۔۔۔

یہ انگوٹھی بلیک وچ کی ہے وہی جس کی بیٹی شہرام کو پسند کرتی تھی اور تم دونوں کی بچپن کی دوست تھی۔۔۔۔

کنگ نے انگوٹھی دیکھنے کے بعد ڈیرک کو بتایا جس کے سامنے ان کی دوست کی یادیں آرہی تھیں۔۔۔ اسے سب گولڈن وچ کے نام سے جانتے تھے وہ معصوم تھی اور اس حملے کے بارے میں کچھ جانتی بھی نہیں تھی مگر کنگ نے اسے بھی سب کے ساتھ مروا دیا تھا۔۔ شہرام جو بچپن سے ہی ان کی زیادہ توجہ اور پیار نہ حاصل کر سکا اپنی دوست کے مرنے کے بعد ہمیشہ کے لیے ان سے دور ہو گیا جو بھی چیز شہرام کو پسند آتی تھی یا وہ کسی چیز کو چاہتا تھا وہ کسی نہ کسی طرح کنگ کے ہاتھوں ہی اس سے چھن جاتی تھی اسی وجہ سے اس کے دل میں ان کے لیے ناپسندیدگی بڑھتی گئی اور آخر میں نفرت سما گئی۔۔۔۔

وہ یقیناً شہرام پر حملہ کرنا چاہ رہی ہے یہ میرا حکم ہے کہ اس وچ کو جہاں بھی دیکھا جائے اسے مار دیا جائے شاہی فتوہ جاری کیا جائے۔۔۔

کنگ نے اپنے ساتھ کھڑے اپنے خاص آدمی سے کہا

آپ پھر شہرام کو خود سے دور کر رہے ہیں یہ اس کا معاملہ ہے اسے ہی حل کرنے دیں۔۔۔۔

ڈیرک نے سنجیدگی سے کنگ سے کہا

یہ اس کا معاملہ نہیں ہے یہ میرا معاملہ ہے اور اب تم جا سکتے ہو۔۔۔

کنگ نے سرد سپاٹ لہجے میں ڈیرک سا کہا جو ایک آخری نظر کنگ پر ڈال کر چلا گیا اب اسے یہ ٹینشن تھی کہ وہ شہرام کو کیا بتائے گا کہ انگوٹھی کہاں گئی ہے اور اس نے کیوں کنگ کو انگوٹھی دی؟؟؟

****

وچ مائک کے پاس بیٹھی ہوئی تھی جب مائک نے اس سے پوچھا۔۔۔

کیا تمھاری بیٹی واقعی شہرام کی دیوانی تھی۔۔۔

وچ نے اس کی بات سن کر غصے سے اپنے مٹھیاں بھینچیں۔۔۔

ان کی بیٹی کی کوئی غلطی نہ ہونے کے باوجود کنگ نے اسے مار دیا تھا کتنی محبت کرتی تھی وہ اپنی بیٹی سے اسی وجہ سے وہ شہرام کو مار کر کنگ کو بھی وہ ہی تکلیف پہنچانا چاہتی تھی جو کنگ نے اسے پہنچائی تھی۔۔۔

جھوٹ ہے یہ سب میری بیٹی بس اس کی دوست تھی مگر وہ بھگوڑا شہرام میری بیٹی کو نہیں بچا پایا اگر چاہتا تو آج میری بیٹی زندہ ہوتی۔۔۔

وچ نے نفرت سے شہرام کے بارے میں سوچتے ہوئے کہا۔۔۔

اچھا اس وجہ سے تم ہم سے آ کر ملی تھی؟؟

مائک نے وچ سے پوچھا جس نے ہنکار بھرتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔۔

اور تم کیوں اسے مار رہے ہو تم نے بتایا نہیں؟؟؟اور وہ بھی اپنی بیٹی کو استعمال کر کے اگر میں تمھاری جگہ ہوتی تو اپنی بیٹی کو سنبھال کر اپنے پاس رکھتی۔۔۔

تمھیں جلد ہی پتا چل جائے گا کہ میں ایسا کیوں کر رہا ہوں اور اب تم یہاں سے فورا جاؤ اور میرے لیے ایک نیا شکار لاؤ۔۔۔

مائک نے وچ سے کہا جو اس کی بات سن کر سیکنڈوں میں غائب ہوئی تھی وچ کو مائک بھی بلکل نہیں پسند تھا جو ہر وقت اسے اپنی نوکرانی سمجھ کر کام کرواتا تھا اگر اس نے اپنی بیٹی کا بدلہ نہ لینا ہوتا تو وہ سب سے پہلے مائک کو ہی مارتی۔۔۔۔

****

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

شہرام نے ملیسا کو اپنے گھر لا کر بیڈ پر لٹایا۔۔۔ شہرام اسے صحیح سے لٹا کر پیچھے ہٹنے لگا کہ اس کی نظر ملیسا کی گردن کے کندھے سے شرٹ کھسکنے پر وہاں بنے نشان پر گئی۔۔۔

اس نے وہ نشان پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا شہرام نے جلدی سے اپنے موبائل سے اس نشان کی تصویر لی اور جھک کر سوئی ہوئی ملیسا کے سر کو چوما۔۔۔

شہرام نے اپنے دراز سے چاقو نکال کر اپنے ہاتھ پر کٹ لگا کر اس سے ٹپ ٹپ گرتا خون ملیسا کے ہونٹوں کو تھوڑا سا کھول کر اس میں ڈالنا شروع کیا تاکہ اسے ہوش میں لا سکے

ملیسا نے آہستہ سے اپنی آنکھیں کھولی تو خود پر جھکے شہرام کو دیکھ کر اور اپنے منہ میں کچھ گیلا محسوس کر کے پہلے تو اس کا دماغ کچھ سمجھ نہ سکا پھر اچانک اس کی نگاہ شہرام کے ہاتھ پر گئی جس سے خون نکل کر اس کے منہ میں جا رہا تھا

اس نے تیزی سے اپنا کھولا ہوا منہ بند کیا تو ساتھ ہی شہرام نے اپنا ہاتھ اس سے ہٹا لیا۔۔۔۔

یہ ت۔۔۔ تم نے مجھے اپنا خون کیوں پلایا۔۔۔۔

وہ اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بولی تو شہرام اس کے سوال کو نظرانداز کر کے سائیڈ ٹیبل سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر اس سے سامان نکال اپنے ہاتھ کی بینڈیج کرنے لگ پڑا۔۔۔۔

••

ڈیرک رات گئے ہی محل سے نکل گیا تھا تاکہ شہرام کے پاس جلد از جلد پہنچ کر کنگ کا حکم اسے بتا سکے۔۔۔

اس نے فیصلہ کیا تھا کہ شہرام کو جتنی جلدی بتا دیا جائے اتنا ہی اچھا ہو گا۔۔۔

وہ تیزی سے جنگل میں سے گزر رہا تھا جب ایک طرف سے تیز روشنی کے ساتھ کوئی اس کے قریب آیا ڈیرک نے اپنی جگہ پر رک کر آنے والے کو دیکھا تو سامنے ایک وچ کو کھڑا پایا جو خون آشام ہنٹوں پر زہریلی مسکراہٹ سجائے اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

ہیلو ڈیرک مائی لو۔۔۔

اس نے ڈیرک کو اوپر سے نیچے تک دیکھ کر اپنی تیز آواز میں کہا وہ ڈیرک کو ایسے دیکھ رہی تھی جیسے وہ ایک نیا شکار ہو۔۔۔

ہائے وچی وچ اپنے گندے بدبودار چہرے کے ساتھ یہاں سے دفعہ ہو جاؤ اس سے پہلے کے میں تمھارا چہرہ بگاڑ دوں۔۔۔

ڈیرک نے طنزیہ مسکرا کر کہا۔۔۔

لو یہ اچھی بات نہیں کہ میں اپنے پیارے شکار کو چھوڑ کر چلی جاؤں۔۔۔

وہ بھی مسکرا کر بولتی اچانک اپنی چھڑی نکال کر ڈیرک پر حملہ کرنے لگی کہ ڈیرک اس کا ارادہ جان کر فورا ایک طرف ہو گیا وچ کی چھڑی سے بجلی کی طرح روشنی نکلی جس نے درخت کو دو حصوں میں کاٹ دیا۔۔۔

وچی وچ تم تو مجھے پکا مارنے کا ارادہ کر کے آئی ہو مگر اتنی بھی کیا جلدی ہے۔۔۔۔

ڈیرک نے بولتے ہوئے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی ڈبی نکالی جس میں کالا مادہ بھرا ہوا تھا۔۔۔

ڈیرک نے جیسے ہی وہ مادہ وچ پر گرانا چاہا کہ پیچھے سے ایک دوسری وچ نے ہاتھ مار کر اسے گرا دیا۔۔۔

نو نو بے بی میری دوست کے لیے یہ مادہ بڑا برا ہے۔۔۔۔

دوسری وچ نے مادہ گرانے کے بعد ڈیرک کو دبوچ کر کہا ڈیرک نے اس کی بات سن کر جھنجھلا کر اسے پیچھے سے اس کی شرٹ کے کالر سے پکڑ کر زمین پر پٹخا اور پوری تیزی سے جنگل سے بھاگنے لگا وہ جانتا تھا کہ وہ اکیلا ان دونوں کے سامنے زیادہ دیر تک نہیں سکے گا۔۔۔۔

وہ بجلی کی تیزی سے بھاگتا ہوا جنگل سے نکلنے لگا تھا کہ اچانک جادو کی مدد سے وچ اس کے سامنے آ گئی جس سے اس کا زوردار تصادم وچ میں ہوا اور وہ دونوں زمین پر کلا بازی کھاتے ہوئے گرے۔۔۔۔

ایک لوہے نما چیز زور سے ڈیرک کی ٹانگ میں لگی ڈیرک نے تکلیف سے اپنے لب بھینچ کر یہاں سے نکلنے کا وہ طریقہ استعمال کیا جو وہ صرف سال میں ایک بار ہی کر سکتا تھا۔۔۔۔

****

شہرام نے اپنی بینڈ تیج کرنے کے بعد ملیسا کو دیکھا جو بیڈ سے نیچے اتر رہی تھی۔۔۔

فلحال بیٹھی رہو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔۔

شہران نے ملیسا سے کہا جو اس کی بات سن کر اپنی جگہ پر ہی رک گئی تھی۔۔۔۔

پہلے تو میری بات کا تم جواب نہیں دے رہے تھے تب سے میں پوچھ رہی ہوں م۔۔۔۔۔۔۔

ٹھاہ۔۔۔۔۔

ابھی ملیسا کچھ اور بولتی کہ باہر سے کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز آئی شہرام کی نگاہ فورا دروازے کی جانب گئی۔۔۔۔

یہاں سے ہلنے کی کوشش بھی مت کرنا ملیسا جب تک میں نہ آؤں یہاں بیٹھی رہو۔۔۔۔

شہرام تیزی سے ملیسا سے بولتا لمبے لمبے ڈھگ بھرتا کمرے سے نکل گیا

شہرام باہر آیا تو ڈیرک کی ٹانگ سے خون نکلتے دیکھ کر اسے گڑبڑ کا احساس ہوا۔۔۔۔

اپنے پیچھے دیکھو شہرام۔۔۔۔۔۔

ڈیرک نے شہرام سے کہا تو شہرام نے فورا پیچھے مڑ کر وچ کو اس کے گلے سے دبوچا جو اسے مارنے آرہی تھی جبکہ شہرام نے اس کی چھڑی کو اپنے دوسرے ہاتھ سے زمین پر پھینکا تھا۔۔۔۔

ڈیرک جو ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت میں یہاں اپنی ساری طاقت استعمال کر کے آیا تھا کہ اس کے ساتھ ہی وچ بھی یہاں آگئی تھی

وچ نے اپنے ناخن لمبے کر کے شہرام کے مارنا شروع کرنے کی کوشش کرنے لگی تو شہرام نے اسے گلے سے اٹھا کر زور سے زمین پر پٹکھا اور اس کی گردن کو زور لگا کر توڑ دیا۔۔۔

اسی وقت ملیسا باہر آئی جب شہرام نے وچ کو مارا تھا ملیسا آنکھیں پھیلائے شہرام کو دیکھ رہی تھی جو اس پر صرف ایک نگاہ ڈالنے کے بعد اب وچ کو گھسیٹتا ہوا باہر لے کر جا رہا تھا۔۔۔۔

شہرام نے وچ کو اپنے گھر کی پچھلی طرف پھینکا اور اندر سے پیٹرول اور ماچس لایا اس نے اچھی طرح پیٹرول وچ پر پھینک کر اسے جلا دیا۔۔۔۔

ملیسا جو شہرام کے پیچھے ہی باہر آئی تھی شہرام کو ایسا کرتے دیکھ کر اسے شہرام سے شدید خوف محسوس ہوا۔۔۔۔

شہرام نے پیچھے مڑ کر ملیسا کو دیکھا جو خوف سے اڑی رنگت کے ساتھ اس کے قریب جانے پر پیچھے قدم اٹھانے لگ پڑی تھی۔۔۔۔

ملیسا نے شہرام کو قریب آتے دیکھا تو نہ آؤ دیکھا اور نہ ہی تاؤ اور پوری تیزی سے اس سے دور بھاگنے لگی۔۔۔

اسے خود سے دور جاتے دیکھ کر شہرام کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔۔۔

شہرام نے ایک سیکنڈ میں اس کے پاس پہنچ کر اسے کمر سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا تھا جو اس کے بازوؤں پر مکے مارتے ہوئے آزاد ہونے کی کوششیں کر رہی تھی۔۔۔

مج۔۔۔مجھے جانے د۔۔دو پلیز۔۔۔۔

نین کٹوروں میں آنسو سجائے وہ کانپتی آواز میں شہرام کی طرف اپنا چہرہ موڑ کر بولی۔۔۔۔

شہرام نے جھک کر اس کی آنکھوں کو اپنے ہونٹوں سے چھوا۔۔۔۔

ششش بے بی میں تمھیں کوئی بھی نقصان نہیں پہنچاؤں گا اگر میں اسے نہ مارتا تو وہ مجھے اور میرے دوست اور تمھیں ہم سب کو ہی مار دیتی۔۔۔۔۔

شہرام نے ملیسا کا رخ اپنے جانب کر کے اس کا چہرہ اوپر اٹھا کر کہا اور اس کی آنکھوں سے گرتے آنسو کو اپنے ہونٹوں سے چنا۔۔۔۔

اب ہم گھر چلتے ہیں وہاں پر سکون سے بیٹھ کر میں تمھیں ساری بات بتاؤں گا۔۔۔۔

شہرام نے بولتے ہوئے جھک کر ملیسا کو اپنی باہوں میں اٹھایا جس نے اپنا چہرہ اس کے سینے میں چھپا کر اپنی باہیں اس کے گلے میں ڈال لی تھی شہرام مسکراتے ہوئے اسے اٹھا کر گھر کی طرف لے گیا۔۔۔۔

************\

ڈیرک نے شہرام کو وچ کو سنبھالتے دیکھا تو زمین سے اٹھ کر وہ خود کو گھسیٹ کر اپنے کمرے میں لے گیا جہاں اس نے اپنے زخم کو صاف کر کے اس پر پٹی کی تھی۔۔۔۔

اپنے خون سے بھرے کپڑے اتار کر اس نے اپنے کپڑے بدلے اور کمرے سے نکل کر ہال میں آگیا تاکہ شہرام سے بات کر سکے۔۔۔

شہرام نے ملیسا کو لا کر صوفے پر بیٹھایا اور اسے اپنے حصار میں لے کر اپنا رخ ڈیرک کی طرف کیا جو نظریں جھکائے بیٹھا تھا۔۔۔

ڈیرک مجھے وضاحت چاہیے اس سب کی۔۔۔۔

شہرام نے سرد آواز میں ڈیری سے کہا۔۔۔۔

و۔۔وہ میں۔۔۔ سوری شہرام میں ایسا کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا کنگ نے مجھ سے سارے معاملے کا پوچھا تو میں نے انھیں خود سے کہانی بنا کر سنا دی انھوں نے انگوٹھی دیکھی تو پتا چلا کہ وہ بلیک وچ کی ہے جو گولڈن وچ کی ماں ہے انھوں نے وہ انگوٹھی اپنے پاس رکھ کر بلیک وچ کو مارنے کا شاہی حکم جاری کر دیا ہے۔۔۔۔

ڈیرک نے رک کر ایک نظر شہرام کو دیکھا جس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔۔۔

میں تمھیں جلد سے جلد یہ بات بتانا چاہتا تھا مگر راستے میں مجھ پر ایک اس وچ نے اور ایک دوسری وچ نے حملہ کر دیا پھر میں اپنی ساری طاقت استعمال کر کے یہاں آیا مگر وہ وچ بھی میرے ساتھ ہی آگئی تھی مجھے لگتا ہے کہ انھیں شاہی حکم کے بارے میں پتا چل گیا ہے تبھی انھوں نے مجھ پر حملہ کیا ہے۔۔۔۔

ڈیرک نے ساری بات شہرام کو بتا کر اسے دیکھا جو اپنی آنکھیں بند کر کے اور کھول کر اپنا غصہ قابو کر رہا تھا اس نے صرف ایک نظر شہرام کے پہلو میں دبک کر بیٹھی ملیسا کو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

ش۔۔۔ شہرام۔۔۔

شہرام جو غصہ قابو کرنے کے چکر میں اپنی گرفت ملیسا پر مضبوط کرتا جا رہا تھا ملیسا کے دھیمی آواز میں اسے پکارنے پر اس نے اپنی گرفت اس پر ہلکی کر کے اس کی جانب دیکھا جو ڈر سے ہولے ہولے کانپنے لگ پڑی تھی۔۔۔

کچھ نہیں ہوا بے بی تمھیں میں کچھ نہیں کہوں گا۔۔۔۔

شہرام نے ملیسا سے نرم آواز میں کہا تو وہ تھوڑا پر سکون ہوئی۔۔۔۔

کل تک اپنا یہ زخم ٹھیک کرو اور مجھے بلیک وچ کنگ کے ڈھونڈنے سے پہلے اپنے پاس چاہیے اور اگر تم نے یہ کام نہ کیا تو میرے غصے سے تمھیں کوئی نہیں بچا پائے گا۔۔۔۔

شہرام نے ڈیرک کی طرف اپنا رخ موڑے کہا اس کی آواز میں سختی تو نہیں تھی مگر اس کی آنکھوں کو دیکھ کر ڈیرک کو پتا چل گیا کہ اس کام میں وہ کوئی غلطی نہیں کر سکتا۔۔۔

ڈیرک شہرام کو دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھا اور وہاں سے نکل گیا تاکہ جنگل میں جا کر کوئی شکار کر سکے اور اس کا خون پی سکے جس سے اس کا زخم بھر جائے۔۔۔

****

مجھے اب سب کچھ بتاؤ یہ سب کیا ہو رہا ہے اور یہ خ۔۔ خون تم نے مجھے اپنا کیوں پلایا۔۔ اور۔۔۔

میں تمھیں سب کچھ بتاتا ہو پہلے تم مجھے اپنے بارے میں سب کچھ بتاؤ اور اپنی فیملی کے بارے میں بھی بتاؤ۔۔۔

شہرام نے ملیسا کو بیچ میں ٹوکتے ہوئے کہا تو وہ اسے ہچکچاتے ہوئے اپنے بارے میں بتانے لگ پڑی۔۔۔

مجھے اپنے بچپن کے بارے میں کچھ بھی صاف یاد نہیں ہے بس اتنا پتا ہے کہ میرے ڈیڈ بچپن میں ہی مر گئے تھے اور پھر موم نے ہی مجھے جاب کر کے پالام۔۔۔ مگر ہم زیادہ دیر ایک جگہ نہیں رکتے تھے موم ہمیشہ ایک جگہ زیادہ سے زیادہ چھ ماہ رہتی تھی پھر ایک سال پہلے موم بھی مر گئیں اور اس کے بعد میں یہاں ہی رک گی اور کہیں نہیں گئی موم کی ل۔۔۔ لاش پولیس کو ایک جگہ ملی تھی ان پر چ۔۔۔ چاقو سے حملہ کیا گیا تھا و۔۔ وہ

بتاتے ہوئے آخر میں وہ شدت سے رو پڑی تھی۔۔۔

شہرام نے اسے زور سے خود میں بھینچا تھا جواب اس کی شرٹ کو اپنے آنسوؤں سے تر کر رہی تھی۔۔۔

شہرام کو سمجھ آگئی تھی کہ کسی چیز سے اس کی پرانی یادداشت کو ختم کیا گیا ہے اب یہ پتا چلانا تھا کہ اس کی یادداشت کیوں ختم کی گئی اور اس کی موم ایک جگہ پر کیوں نہیں ٹھہرتی تھی۔۔۔۔

تھوڑی دیر بعد جب ملیسا پر سکون ہوئی تو شہرام نے اسے خود سے الگ کر کے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے صاف کیا۔۔۔

ملیسا تم نے پہلے کبھی خون پیا ہے۔۔۔

شہرام نے اچانک ملیسا سے پوچھا۔۔۔۔

م۔۔۔ مجھ یاد نہیں لیکن دو تین بار میں جب اٹھتی تھی تو میرے حرد خون جمع ہوتا تھا اور میں بھی خون میں لت پت ہوتی تھی۔۔۔۔

ملیسا نے سوں سوں کرتے ہوئے بتایا۔۔

تم ایک ویمپائر ہو ملیسا میری طرح۔۔۔ لیکن کسی چیز سے تمھیں روکا جارہا ہے مکمل ویمپائر بننے سے۔۔

شہرام نے ملیسا کو بتایا جو اس کی بات سن کر آنکھیں پھیلائے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

ت۔۔۔ تم مزاق کر رہے ہو نہ ؟؟؟

ملیسا نے ڈرتے ہوئے پوچھا۔۔

تمہیں لگتا ہے میں مزاق کر رہا ہوں۔۔۔

شہرام نے سنجیدگی سے ملیسا سے پوچھا جس نے پہلے اپنی گردن نفی میں ہلائی پھر یہ سوچ کر کہ وہ ویمپائر ہے اس نے زور سے چیخ ماری۔۔۔

آہہہہہہ۔۔۔۔

شہرام نے آگے ہو کر اس کے ہونٹوں کو اپنی قید میں کر کے اس کی چیخوں کا گلا گھونٹ دیا شہرام تھوڑی دیر بعد اس سے دور ہوا اور اس کے چہرے کو ہاتھوں میں بھر کر اس پر جا بجا اپنا لمس چھوڑنے لگ پڑا ملیسا نے اس کا سرد لمس محسوس کر کے اس کی شرٹ کو اپنے ہاتھوں میں جکڑا۔۔۔

شہرام نے اس کے چہرے کو چومنے کے بعد اپنا ماتھا اس کے ماتھے سے ٹکا دیا۔۔۔

……

ابھی تم فلحال آرام کرو ملیسا میں کل تمھیں ساری باتیں بتاؤں گا۔۔۔۔۔

شہرام ملیسا سے دور ہو کر بولا۔۔۔۔

ت۔۔ تم بھی ویمپائر ہو؟؟

ملیسا نے دھیمی آواز میں شہرام سے پوچھا۔۔

ہاں میں بھی ایک ویمپائر ہوں اور اس سے پہلے کہ میں تمھارا خون پی جاؤں جلدی سے اٹھ کر تم سامنے والے کمرے میں جا کر سو جاؤ۔۔۔۔۔۔

شہرام سنجیدگی سے بولا تو ملیسا آنکھیں پھیلا کر جلدی سے اٹھی اور بھاگتے ہوئے سامنے والے کمرے میں گھس گئی۔۔۔۔۔

شہرام ملیسا کو بھاگتے دیکھ کر مسکراتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھا اور اپنے کمرے سے اپنا موبائل لے کر اپنے کمرے میں ہی موجود کتابوں کی شلف سے ایک کتاب دیکھ کر نکالی وہ کافی پرانی کتاب لگ رہی تھی۔۔۔۔

یہ ساری کتابیں شہرام کو گولڈن وچ کے سامان سے ملی تھیں اس میں بہت سے نشانات کی معلومات کے ساتھ ساتھ بہت سے نسخے بھی موجود تھی سب کو لگتا تھا کہ گولڈن وچ اسے پسند کرتی ہے مگر درحقیقت وہ ڈیرک سے محبت کرتی تھی اور یہ بات صرف شہرام ہی جانتا تھا جبکہ ڈیرک اس بات سے بے خبر ہی تھا اور باقی سب لوگوں کی طرح وہ بھی سمجھتا تھا کہ گولڈن وچ شہرام کو پسند کرتی تھی۔۔۔۔۔

شہرام نے وہ کتاب نکالی اور اپنے بیڈ پر بیٹھ کر اس میں سے وہ نشان ڈھانڈنے لگے شہرام نے ایک بار اپنے موبائل سے دوبارہ نشان دیکھا اور پھر کتاب میں وہ نشان ڈھونڈنے لگ پڑا۔۔

ایک جگہ آ کر اس کی نگاہ رکی اسے وہ نشان سیم ٹو سیم ملیسا کے نشان جیسا لگا جس کی یقین دہانی اس نے نشان کی تصویر دیکھ کر کر لی تھی۔۔۔

اس نے نشان کے نیچے موجود تفصیل کو پڑھنا شروع کیا اور جیسے جیسے پڑھتا گیا اسے ویسے ویسے سب سمجھ آ رہا تھا۔۔۔

اس کے نیچے لکھا ہوا تھا کہ وہ نشان صرف ایک وچ ہی کسی ویمپائر کو دے سکتی ہے جس سے اس کی طاقت کم ہو جاتی ہے اور وہ مکمل ویمپائر نہیں بن پاتا اور یہ پرانی یادداشت کو بھی ختم کر دیتا ہے۔۔۔

شہرام نے گہرا سانس لے کر کتاب بند کی اور اٹھ کر کھڑکی کے پاس گیا اسے اپنے گھر کے ارد گرد کسی وچ کی موجودگی کا احساس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ جلدی سے اپنے کمرے سے نکل کر ملیسا کے کمرے میں گیا اور کمرے کا دروازہ کھولنے لگا مگر دروازے کو اندر سے لاک لگا یا گیا تھا۔۔۔

ملیسا دروازہ کھولو مجھے تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔۔۔

وہ کمرے کا دروازہ زور سے ناک کرتا بولا مگر اندر سے کوئی جواب نہ ملنے پر وہ پیچھے ہو کر زور سے دروازے میں ٹکر مارنے لگا کہ اسی وقت ملیسا نے دروازہ کھولا اور شہرام دھڑام سے ملیسا میں بجا اور اس کے اوپر ہی زمین پر گر گیا۔۔۔۔

ہائے میری کمر۔۔۔۔۔

ملیسا اپنی کمر میں تکلیف محسوس کر کے چیخ مار کر بولی تو شہرام جلدی سے اس کے اوپر سے اٹھ گیا۔۔۔

ملیسا اپنی کمر پکڑ کر سیدھی ہو کر بیٹھی اور ایک گھوری شہرام کو نوازتی ہوئی کھڑی ہوئی۔۔۔

اب تمھیں اس وقت کیا آفت آئی ہوئی ہے جو تم میرے کمرے کا دروازہ توڑنے والے تھے۔۔۔

ملیسا نے جھنجھلا کر شہرام سے پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں بس آج رات میں تمھارے ساتھ اس روم میں رہوں گا۔۔۔۔

شہرام مسکرا کر بتاتا ہوا ملیسا کو زہر لگا۔۔۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے تو تم کہہ رہے تھے کہ تم میرا خون پی جاؤ گے اس وجہ سے میں تمھیں اپنے ساتھ نہیں رہنے دے سکتی فورا یہاں سے نکلو۔۔۔

ملیسا منہ بگاڑتی ہوئی بولی۔۔۔۔

ملیسا بے بی تم اس وقت میرے گھر میں ہو میرا جہاں دل کرے گا میں وہاں ہی رہوں گا اگر تم نہیں چاہتی کہ میں واقعی تمھارا خون پی جاؤں تو جلدی سے جا کر سو جاؤ اور مجھے بھی سونے دو۔۔۔

شہرام سرد لہجے میں بولا تو ملیسا برا سا منہ بنا کر اسے مزید بحث کیے بنا بیڈ پر جا کر ایک طرف لیٹ گئی اور دوسری طرف شہرام لیٹ گیا۔۔۔

ملیسا تو سو گئی تھی مگر شہرام ساری رات جاگتا ہی رہا تھا وہ کوئی بھی رسک نہیں لینا چاہتا تھا کیونکہ کنگ کی وجہ سے کوئی بھی وچ اس کے گھر پر حملہ کر سکتی تھی۔۔۔

************\

ڈیرک اپنا شکار کر کے اس کا خون پینے کے بعد اب بلکل صحیح ہو چکا تھا اس کا زخم بھی بھر چکا تھا اب وہ بلیک وچ کو ڈھونڈنے جا رہا تھا تاکہ اسے کنگ کے سپاہیوں سے پہلے ڈھونڈ سکے۔۔۔

وہ مختلف راستوں سے ہو کر ایک ویران جگہ گیا اور اپنی طاقت استعمال کر کے اپنے ارد گرد کسی وچ کی خوشبو سونگھنے لگا۔۔۔

اسے ایک وچ کی خوشبو فضا میں ملی تھی وہ ایک بچی کی تھی وہ کسی چھوٹی بچی وچ کو مارنا نہیں چاہتا تھا اسی وجہ سے وہ وہاں سے کچھ دور گیا تو اچانک اس کے ذہن میں ملیکا (محل میں رہنے والی ایک جادوگرنی جو صرف کنگ کے لیے کام کرتی تھی بلکہ یوں کہا جائے کہ اس سے زبردستی کام کروایا جاتا تھا تو زیادہ بہتر ہو گا) کے دیے گئے ایک کمپاس کا

خیال آیا اس سے آپ جس وچ کی چاہیں اس کی جگہ کا معلوم کر سکتے تھے مگر اس کمپس پر پہلے اس وچ کی مخصوص خوشبو والا رومال رکھنا ہوتا تھا۔۔۔۔

ڈیرک واپس گھر آیا اور خاموشی سے اپنے کمرے میں گیا اور اپنی پینٹ کی جیب سے رومال نکالا جس میں بلیک وچ کی انگوٹھی اقراس کی خوشبو رچی ہوئی تھی اس نے ایک منٹ کے لیے رومال کمپاس پر رکھا اور پھر رومال اٹھا کر دیکھا تو کمپاس مغرب کی طرف اشارہ کر رہی تھی۔۔۔

وہ اپنی الماری میں سے مختلف ہتھیار اور چیزیں جو وہ ملیکا سے مانگ کر لایا تھا انھیں اپنے ساتھ رکھنے لگ پڑا چونکہ بلیک وچ بڑی عمر کی تھی اس کے پاس تجربہ اور طاقت بھی زیادہ تھی اور وہ کوئی بھی غلطی کر کے اپنے لیے موت کی دعوت نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

وہ اپنا سارا سامان اپنے ساتھ رکھے ایک آخری نگاہ اپنے دراز میں سے ایک تصویر پر نکال کر ڈالنے کے بعد چلا گیا وہ تصویر گولڈن وچ کی تھی اگر اس کے ماں باپ اسے نہ روکتے اور شہرام کی دوستی کی اسے پرواہ نہ ہوتی تو وہ سب سے پہلے کنگ کو قتل کرتا گولڈن وچ کو مارنے پر۔۔۔۔۔ وہ اس سے محبت کرتا تھا مگر کبھی اسے بتا نہ پایا تھا

۔۔۔۔۔

وہ خاموشی سے گھر سے نکل کر اپنی کار کی طرف گیا اور کار میں بیٹھ کر کمپاس کی سمت جانے لگا وہ اپنی طاقت زیادہ سے زیادہ بچانا چاہتا تھا تاکہ بلیک وچ سے لڑائی میں کام آسکے۔۔۔۔

وہ اس سمت جانے کے بعد ایک پرانے گھر کے قریب پہنچا مگر اندر جانے سے پہلے اس نے اپنی طاقت استعمال کی تو بہت سے ویمپائرز اور چڑیلو کی مہک اس کے ناک کے نتھنوں سے ٹکرائی وہ اندر جا کر اپنی موت کو خود دعوت نہیں دینا چاہتا تھا اس لیے واپس چلا گیا اور صبح موقع ملنے پر اسے پکڑنے کا عہد کرتا وہ واپس گھر آ گیا۔۔۔۔

****

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

Posted On Kitab Nagri

whatsapp _ 0335 7500595

شہرام ملیسا کے اٹھنے سے پہلے ہی اٹھ کر ڈیرک کی موجودگی محسوس کر کے باہر چلا گیا تا کہ اس سے بات کر سکے۔۔۔۔

ڈیرک تم نے بلیک وچ کو پکڑ لیا ہے جو تم اتنے سکون سے گھر بیٹھے ہو؟؟

شہرام نے لاؤنج میں آ کر ڈیرک کو ٹی وی پر میچ دیکھتے پوچھا۔۔۔

نہیں میں اسے پکڑنے گیا تھا مگر تمھیں پتا ہے وہ دوسرے ایکسپریمنٹ والے ویمپائرز اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک گھر میں موجود تھی اسی وجہ سے میں اسے پکڑ نہ سکا

آج دوبارہ کوشش کروں گا وہ جیسے ہی وہاں سے باہر نکلے گی میں اسے پکڑ لوں گا۔۔۔

ڈیرک نے شہرام کو بتایا۔۔۔

مجھے تم سے ایک چیز کے بارے میں پوچھنا تھا۔۔۔

شہرام نے ڈیرک سے پوچھا تو ڈیرک نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

مجھے یہ نشان ملیسا کے کندھے پر ملا ہے میں نے کتاب میں پڑھا ہے اس سے ملیسا کو مکمل ویمپائر بننے سے روکا جا رہا ہے اور یہ اس کی یادداشت بھی ختم کر چکا ہے کیا تمھیں اس بارے میں کچھ پتا ہے کہ یہ کیسے ختم کیا جا سکتا ہے۔۔۔

شہرام اپنے موبائل سے نشان کی تصویر نکال کر ڈیرک کو دکھاتا ہوا بولا۔۔۔

شہرام اس نشان کو صرف ایک وچ ہی اپنے جادو سے ختم کر سکتی ہے اس کے علاوہ ملیکا شاید ہماری مدد کر سکے مگر تمھارا بھائی اسے محل سے باہر آنے نہیں دے گا اور تم ملیسا کو لے کر محل جا نہیں سکتے۔۔۔

ڈیرک نے تفصیل سے اسے بتایا۔۔

افففف۔۔۔ ایک میرا بھائی ہے جس نے ایک معصوم لڑکی کو اپنی قید میں رکھا ہے اور اسے ہر پل تکلیف دیتا ہے مگر اسے آزاد نہیں کرتا اگر کنگ کا جھکاؤ حمیس کی طرف نہ ہوتا تو میں ملیکا کو کب کا اس کی گرفت سے آزاد کروا چکا ہوتا۔۔۔

شہرام جھنجھلا کر اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہوا بولا۔۔۔

ہمم۔۔۔ اس بار میں اس سے بس ایک بار ہی مل سکا اور وہ تب بھی بے حد اداس تھی شہزادہ حمیس اسے روز اذیت دے رہا اور آتے ہوئے میں جب اسے ملنے گیا تو مجھے اس سے ملنے بھی نہیں دیا گیا کیونکہ شہزادے حمیس کا حکم تھا کہ ملیکا کو کوئی بھی ویمپائر مرد نہیں مل سکتا۔۔۔

ڈیرک نے بھی اسے تفصیل بتائی۔۔۔

اب مجھے خود محل جانا پڑے گا میں آج ہی محل کے لیے نکلوں گا تاکہ میں ملیکا سے مل لوں وہ لوگ تمھیں تو اس سے ملنے سے روک سکتے ہیں مگر مجھے نہیں۔۔

میں اسے ساری پریشانی بتا کر اس نشان کو ختم کرنے کا حل پوچھ لوں گا مگر میری غیر موجودگی میں تم ملیسا کے ساتھ ہی رہو گے اور اسے اس گھر سے نکلنے نہیں دو گے۔۔۔

شہرام نے اچھے سے ڈیرک کو بتایا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں فریش ہونے چلا گیا کپڑے بدل کر اپنے ساتھ کچھ سامان رکھ کر ساتھ اپنی ماں کوئین ایلزبیتھ کے لیے اس نے ایک خوبصورت کڑار کھا جو اس نے ایک سال پہلے خریدا تھا مگر انھیں دے نہیں پایا تھا۔۔۔۔

تم کہاں جا رہے ہو شہرام ؟؟

ملیسا ابھی اٹھ کر باہر آئی تھی جب اس نے شہرام سے پوچھا جو تیار شیار ہو کر کمرے سے نکلا تھا۔۔۔

میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں رات تک آجاؤں گا واپس تم یہاں سے کہیں مت جانا اور میرے دوست ڈیرک کے ساتھ ہی رہنا۔۔۔۔

شہرام ملیسا کے پاس آ کر اس کا سر چوم کر بولا۔۔۔

اچھا جاؤ۔۔۔۔ لیکن جلدی آجانا۔۔۔

وہ نظریں جھکا کر دھیمی آواز میں بولی۔۔۔

شہرام مسکرا کر ایک آخری نگاہ ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

ملیسا منہ بناتی ہوئی کیچن میں گئی تا کہ کچھ کھا سکے اسے شدید بھوک لگ رہی تھی۔۔۔۔

****

مائک ایک نئی خبر ملی ہے میری ایک ساتھی نے شہرام کو محل جاتے دیکھا ہے یہ اچھا موقع ہے ہم اسے ورغلا کر شہرام کے خلاف کر سکتے ہیں۔۔۔۔

بلیک وچ نے خوشی سے مائک کے پاس حاضر ہو کر اسے بتایا۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے لیکن کیا وہ اکیلی ہے؟؟

مائک نے پوچھا۔۔۔

نہیں وہ ڈیرک اس کے ساتھ ہے لیکن میرے پاس ایک پلان ہے اس سے تم آسانی سے ملیسا سے مل سکتے ہو۔۔۔۔

وچ نے مسکرا کر ڈیرک سے کہا اور اسے اپنا سارا پلان بتایا۔۔۔

بہت خوب اب ہم ایک گھنٹے میں نکلتے ہیں پھر ہم جلد ہی کنگ کو ایک اچھا سا تحفہ بھجوائیں گے۔۔۔۔

مائک وچ کے چہرے پر مکروہ ہنسی دیکھ کر خود بھی مکروہ سا مسکراتا ہوا بولا۔۔۔۔

……

ملیسا لاؤنج میں موجود صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اس سے کچھ فاصلے پر ڈیرک بیٹھا ہوا تھا دونوں اس وقت مووی دیکھ رہے تھے جب اچانک ڈیرک کو وچ کی مہک اپنے نزدیک محسوس ہوئی اس نے فورا ٹی وی لاؤنج میں لگی گلاس وال کے باہر دیکھا جہاں بلیک وچ کھڑی مسکرا رہی تھی۔۔۔

ڈیرک نے بجلی کی تیزی سے ایک جھٹکے سے ملیسا کا بازو تھاما اور اسے شہرام کے کمرے میں لے گیا۔۔۔

یہاں سے نکلنا مت۔۔۔۔

وہ حیران و پریشان کھڑی ملیسا سے بول کر کمرے کے دروازے کو لاک لگا کر باہر گیا جہاں وچ اب گلاس وال توڑنے کے لیے اپنی چھڑی نکال رہی تھی۔۔۔۔

ڈیرک اس کا ارادہ جان کر جلدی سے صوفے کے پیچھے چھپا تاکہ خود کو کانچ کے ٹوٹنے کے بعد بچا سکے وچ کی چھڑی سے تیز بجلی نما روشنی نکلی اور گلاس وال کو توڑ کر چکنا چور کر گئی۔۔۔۔

وچ نے ہنستے ہوئے ڈیرک کو دیکھا جو غصے سے سرخ چہرے کے ساتھ صوفے کے پیچھے سے نکلا تھا۔۔۔

وچ نے پھر جادو استعمال کیا اب کی بار اس کی چھڑی سے نکلنے والی تیز بجلی نما روشنی کا رخ ڈیرک کی طرف تھا ڈیرک نے بروقت خود کو روشنی سے بچایا جس نے دیوار میں سوراخ کر دیا تھا۔۔۔۔

ڈیرک بجلی کی تیزی سے وچ کے حملوں کو ناکام بناتا ہوا اس کے قریب پہنچا اور اسے گلے سے دبوچ کر دیوار میں زور سے مارا۔۔۔

جہاں ایک طرف وچ اور ڈیرک لڑ رہے تھے وہاں دوسری طرف باہر سے چیزیں ٹوٹنے کی آوازیں سن کر ملیسا کمرے کے ایک کونے میں ڈر کر دبکی بیٹھی تھی۔۔۔

اچانک کمرے میں تیز روشنی نمودار ہوئی اور اس میں سے مائنک باہر نکلا وہ ایک وچ کی مدد سے جادو سے ملیسا کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔

ملیسا نے آنکھیں پھیلا کر اپنے سامنے کھڑے مائنک کو دیکھا جو دیکھنے میں ہو بہو اس کی طرح لگ رہا تھا۔۔

ملیسا بیٹا یہ میں ہوں آپ کا ڈیڈ مجھ سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔

مائنک نے ملیسا کو ڈرتے دیکھا تو اسے مصنوعی محبت سے پچکارا۔۔۔

نہ۔۔۔ نہیں میرے ڈیڈ مر چکے ہیں۔۔۔

وہ نفی میں سر ہلاتی ہوئی دیوار میں گھسنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ملیسا مجھے کچھ لوگوں نے قید کیا ہوا تھا جس وجہ سے تمھاری مما کو لگا کہ میں مر گیا ہوں میں ایک بہت اندھیری جگہ قید ہوں مجھے صرف تم آزادی دلا سکتی ہو میں دن رات تمھاری شکل دیکھنے کو ترسا ہوں۔۔۔

مائنک مسکین صورت بنا کر آنکھوں میں نمی لیے من گھڑت کہانی بنا کر بولا تو ملیسا نے حیرت سے مائنک کو دیکھا اور پھر ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔

ک۔۔۔ کیا آپ و۔۔۔ واقع میرے ڈیڈ ہیں آپ کو ک۔۔۔ کس نے قید کیا ہے؟؟؟

ہاں بیٹا میں تمھارا ڈیڈ ہی ہوں۔۔۔۔ اور تم یقین نہیں کرو گی مجھے کس نے قید کیا ہے۔۔۔۔۔

مائک افسردہ سا بولا۔۔۔

آپ بتائیں ڈیڈ کہ آپ کہاں ہیں اور کس نے قید کیا ہے ؟؟ اور میں آپ کو کیسے آزاد کروا سکتی ہوں ؟؟۔۔۔

ملیسا نے مائک سے پوچھا جس نے آنکھیں میں شیطانی چمک سجائے اسے بتانا شروع کیا۔۔۔۔

مجھے شہرام نے قید کیا ہے وہ مجھے چھوڑ نہیں رہا کیونکہ وہ تمھیں چاہتا تھا میں اور تمھاری مما اسی وجہ سے شہر اور اپنا گھر بدلتے تھے مگر بدقسمتی سے آخر اس نے تمھیں پا ہی لیا اور مجھے آزاد کرنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تمھیں یہ سلور چاقو اس کے دل میں مارنا ہو گا۔۔۔۔۔

مائک من گھڑت کہانی سنا کر آخر میں ایک چھوٹا سا چاقو اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔۔۔۔

ملیسا ابھی بھی ایک کونے میں بیٹھی تھی اس نے ڈرتے ڈرتے مائک سے چاقو پکڑا۔۔۔۔

اگر تمھیں اپنا ڈیڈ واپس چاہیے تو تمھیں شہرام کو مارنا ہو گا اور اب میرا ٹائم ختم ہو گیا دوبارہ جلد ہی تم سے ملنے آؤں گا۔۔۔

مائک افسردگی سے بول کر وہاں سے غائب ہو گیا۔۔۔۔

ملیسا جو چاقو کو دیکھ رہی تھی اچانک دروازہ کھلنے پر اس نے سائیڈ پر چاقو چھپا لیا۔۔۔۔

ڈیرک بکھرے بالوں اور پھٹی ہوئی شرٹ کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا بمشکل وچ اور اس کی لڑائی ختم ہوئی تھی کیونکہ وچ اچانک غائب ہو گئی تھی

ملیسا تم ٹھیک ہو؟؟

ڈیرک نے پوچھا۔۔۔

ہ۔۔۔ہاں میں ٹھیک ہوں

ملیسا جلدی سے بولی۔۔۔

تم میرے ساتھ چلو ہم یہاں زیادہ دیر نہیں رک سکتے کوئی پتا نہیں کہ وچ دوبارہ ہم پر حملہ کرنے آجائے۔۔۔

ڈیرک نے اس سے کہا تو ملیسا جلدی سے اٹھتی ہوئی چاقو ڈیرک کی نظروں میں آئے بغیر اپنی جیکٹ کی جیب میں رکھ کر کھڑی ہوئی اور ڈیرک کے پیچھے چل پڑی۔۔۔

****

شہرام محل پہنچ چکا تھا اب وہ محل کے داخلی دروازے سے اندر داخل ہوا اور راستے میں ایک ملازمہ کو روک کر پوچھا۔۔۔

سنو کوئین ایلزبیتھ کہاں ہے؟؟

شہزادے وہ اس وقت پچھلے حصے والے باغ میں موجود ہیں۔۔۔

ملازمہ نے سر جھکا کر شہرام کو بتایا تو شہرام سر ہلا کر محل کے اندرونی حصے میں جانے کی بجائے پچھلے حصے کی طرف چلا گیا۔۔۔۔۔

شہرام ایلزبیتھ کے پاس پہنچا تو اس کا سارا موڈ خراب ہو گیا یہ دیکھ کر کہ اس کی ماں کے ساتھ کنگ اور حمیس اس کا بڑا بھائی بیٹھا ہوا تھا۔۔۔۔

چونکہ ابھی تک کسی کی اس پر نظر نہیں پڑی تھی اس وجہ سے اس نے واپس مڑ جانا چاہا لیکن کوئین کی نظر اس پر پڑ گئی۔۔۔۔۔

شہری۔۔۔۔

وہ ایلزبیتھ کی آواز سن کر اپنی جگہ ساکت ہو گیا اور پھر تیزی سے اپنی جانب آتی اپنی ماں کو دیکھا جس نے زور سے اس کے قریب آکر اسے خود میں بھینچا تھا شہرام نے بھی ان کے گرد اپنے بازو باندھے اس نے ایلزبیتھ کو بہت یاد کرتا تھا مگر ملنے نہیں آتا تھا

شکر ہے تم نے بھی دو سال بعد آخر اپنی صورت دکھا دی۔۔۔۔

یہ طنز بھری آواز اس کے باپ کنگ ایڈورڈ کی تھی۔۔۔۔

شہرام ان کی بات سن کر نظر انداز کرتا ایلزبیتھ سے دور ہوا

کتنے دنوں کے لیے رک رہے ہو شہری ؟؟؟ کوئی بات نہیں اب میں تمھیں ایک مہینے تک جانے نہیں دوں گی۔۔۔۔

ایلزبیتھ نے پہلے پوچھا اور پھر آخر میں محبت و مان سے بولیں۔۔۔۔

کوئین آپ کو جان کر بے حد افسوس و دکھ ہوگا کہ میں یہاں رکنے نہیں صرف ایک کام کے لیے آیا تھا اور جیسے ہی وہ کام ہو جائے گا میں رات سے پہلے یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔۔۔

شہرام نے سپاٹ انداز میں کہا۔۔۔۔

کوئین؟؟ماں ہوں میں تمھاری شہرام

ایلزبیتھ افسردگی سے بولی۔۔۔

میں فلحال بحث نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

شہرام سپاٹ انداز میں بولا اس کے لہجے میں نہ خوشی کی رمق تھی اور نہ ہی دکھ کی

ویسے کس کا لے لیے آئے ہو تم یہاں شہری؟؟؟

حمیس نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

میں ملیکا سے ملنے آیا ہوں مجھے اس سے ایک ضروری کام ہے۔۔۔۔

شہرام نے حمیس کو جواب دیا جو شہرام کے منہ سے ملیکا کا ذکر سن کر اپنا منہ بگاڑ چکا تھا۔۔۔

اجازت دیں کوئین زندگی نے مہلت دی تو آپ سے دوبارہ ملنے آؤں گا ورنہ جتنے دشمن کنگ نے پال رکھے ہیں میرا دل آپ کو تحفے میں ضرور مل جائے گا۔۔۔

شہرام ایک نظر کنگ پر ڈال کر طنزیہ بول کر چلا گیا مگر جاتے ہوئے اپنی ماں کا دل لہولہان کر گیا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ایلزبیتھ نے اپنی پانیوں سے بھری آنکھیں اٹھا کر شہرام کو جاتے دیکھ کر ایک درد بھرا سانس خارج کیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔

************\

ہا۔ ۔ ۔ ہا۔ ۔ ۔ ہا وہ نہایت ہی بے وقوف ہے وچ۔ ۔ ۔ میں نے اس کے سامنے اتنا اچھا ناٹک کیا جسے سچ سمجھ کر اس نے آسانی سے چاقو اپنے پاس رکھ لیا اب وہ جلد ہی شہرام کو مار دے گی۔ ۔ ۔ ۔

مائک نے مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے خون کا پیالہ اپنے منہ سے لگاتے ہوئے وچ سے کہا۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مائک ایسا نہ ہو کہ ملیسا صرف تم سے بچنے کے لیے ڈرامہ کر رہی ہو اور شہرام کو مارے ہی نہ۔ ۔ ۔ ۔

وچ پریشانی سے مائک سے بولی۔ ۔ ۔

تم فکر مت کرو وچ میں نے ایک بہت جال بنا ہے وہ جلد ہی اسے مار دے گی۔ ۔ ۔ ۔

مائک وچ سے بولا جس بے مکروسا مسکرا کر اپنا سر ہلا دیا۔ ۔ ۔ جب کہ وچ کے ذہن میں مائک کو بھی مارنے کا پلان چل رہا تھا۔ ۔ ۔ ۔ ۔

**************\

شہرام راہداری سے گزرتے ہوئے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا ایک کمرے کے سامنے پہنچا یہ کمرہ مخصوص ملیکا کے لیے تھا اس میں نہ ہی کوئی کھڑکی تھی اور نہ ہی کوئی اور ذریعہ تھا جس سے روشنی ملیکا تک پہنچتی۔ ۔ ۔ ۔

ملیکا ہلکا سا دروازہ ناک کر کے اندر داخل ہوا جہاں ملیکا کرسی پر بیٹھی کوئی کتاب پڑھ رہی تھی اور ساتھ اپنے سامنے رکھے میز پر مختلف مادوں کو مکس کر رہی تھی۔۔۔

ملیکا نے دروازہ کھلنے کی آواز پر اپنی سبز آنکھوں سے اندر آنے والے شخص کو دیکھا شہرام کو دو سال بعد دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک اداس سی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔۔۔

شہرام نے ملیکا کو مسکراتے دیکھا تو خود بھی ہلکی سی مسکان کے ساتھ ملیکا کے قریب گیا اسے یہ دیکھ کر شدید دکھ ہوا کہ ملیکا پہلے سے کافی کمزور ہو گئی تھی مگر پھر بھی وہ اس محل کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی۔۔۔۔

شہری تم زیادہ جلدی مجھ سے ملنے نہیں آ گئے؟؟؟

ملیکا نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہا۔۔ہا۔۔ہا۔۔۔ تم اچھے سے واقف ہوا گر میرا بس چلتا تو میں اس جگہ دوبارہ کبھی قدم نہ رکھتا مگر میری مجبوری مجھے یہاں کسی نہ کسی طرح کھینچ لاتی ہے۔۔۔

شہرام ہلکا سا قہقہہ لگا کر ملیکا سے بولا۔۔۔۔

تو چھوٹے شہزادے کو کونسی مجبوری یہاں کھینچ لائی ہے؟؟

ملیکا نے مسکرا کر شہرام سے پوچھا۔۔۔

مجھے تم سے ایک مدد چاہیے تھی ملیکا اور مجھے امید ہے کہ تم میری مدد کرو گی۔۔۔

شہرام سنجیدگی سے ملیکا سے بولا۔۔۔

تمھیں جیسی بھی مدد چاہیے میں تمھاری مدد کر دوں گی شہری۔۔۔

ملیکا نے اس کی چہرے کی سنجیدگی دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ نشان۔۔۔ مجھے اس کو ختم کروانا ہے اور یہ کوئی وچ ہی کر سکتی ہے لیکن تم حالات جانتی ہو اس وجہ سے مجھے تمھاری ضرورت ہے۔۔۔۔

یہ نشان ختن ہو جائے گا اور اس کا اثر بھی بس تمھیں دو گھنٹے انتظار کرنا پڑے گا تب تک میں اس کے لیے تمھیں ایک دوا بنا کر دوں گی تمھیں وہ دوا اس نشان پر گرانی ہو گی پھر یہ نشان ایک منٹ کے اندر ختم ہو جائے گا۔۔۔

ملیکا نے شہرام کے موبائل میں نشان دیکھ کر جواب دیا تو شہرام نے سکون کا سانس لیا۔۔۔

یہ بہت نایاب دوا ہے یہ صرف میں ایک ہی بار تیار کر پاؤں گی شہرام کیونکہ اس میں جو ایک جڑی بوٹی شامل ہوتی ہے وہ صرف ایک ہی دس سال میں تیار ہوتی ہے اور وہ ہی اس دوا میں شامل ہو گی۔۔۔

ملیکا مختلف اجزا اپنے میز پر رکھ کر اپنے ہاتھ تیز تیز چلاتی ہوئی بولی۔۔۔

میں دھیان رکھوں گا تم بس مجھے بنا دو۔۔۔

شہرام ایک طرف کمرے میں موجود چھوٹی سی کرسی پر بیٹھ کر بولا وہ اور ملیکا مسلسل باتیں کر رہے تھے اسے ملیکا کے ذریعے ہی پتا چلا کہ بہت جلد محل میں جشن ہو گا لیکن کس سجہ سے جشن ہو گا یہ بات فلحال ملیکا کو بھی نہیں پتا تھی۔۔۔

یہ لو شہری اسے سنبھال کر لے کر جانا اور اپنا خیال رکھنا اور اگر ہو سکے تو اس غلام سے بھی ملنے آ جانا۔۔۔

ملیکا اسے دوا تیار کر کے پکڑا کر افسردہ سی بولی۔۔۔۔

ملیکا یہ میرا تم سے وعدہ ہے کہ میں تمھیں بہت جلد یہاں سے آزاد کروا دوں گا پھر تم آزادی سے اپنی زندگی جی لینا۔۔۔

شہرام نے ملیکا کا افسردہ چہرہ دیکھ کر یقین سے کہا۔۔۔

حمیس مجھے کبھی یہاں سے جانے نہیں دے گا اور اب تم جاؤ شام کے سائے تھوڑی دیر میں ڈھل جائیں گے۔۔۔

ملیکا رخ موڑ کر شہرام سے بولی تو شہرام ایک دکھ بھری نگاہ اس پر ڈال کر کمرے سے باہر نکل گیا۔۔

وہ محل سے نکل گیا تھا اور اب واپس جلد سے جلد ملیسا کے پاس پہنچنا چاہتا تھا

••

ڈیرک ملیسا کو اپنے ساتھ اپنے گھر لے کر آیا تھا وہ زیادہ تر شہرام کے ساتھ ہی رہتا تھا اس وجہ سے اپنے گھر کو شاید ہی کبھی موقع ملنے پر استعمال کرتا ہو۔۔۔

ملیسا تم یہ سامنے والے کمرے میں جا کر آرام کر سکتی ہو تمھیں ڈرنے کی بلکل ضرورت نہیں ہے یہاں پر تم محفوظ ہو۔۔۔۔

ڈیرک ملیسا کو گم صم سا دیکھ کر بولا اسے لگ رہا تھا کہ ملیسا ڈر رہی ہے مگر در حقیقت وہ تو مائک کی باتوں کو سوچ رہی تھی۔۔۔

ملیسا ڈیرک کی بات پر زیادہ دھیان بغیر سیدھے چلتے کمرے میں داخل ہوئی اور کمرے کا دروازہ بند کر کے اس کے ساتھ ہی ٹھنڈے فرش پر زمین پر بیٹھ گئی۔۔۔

مائک کی باتوں پر وہ یقین نہ کرتی مگر وہ مائک جیسی ہی دکھتی تھی پھر اس کی باتیں وہ بھی کافی حد تک درست ہی اسے لگ رہیں تھیں۔۔۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

ملیسا نے اپنی جیکٹ سے چاقو نکال کر دیکھا تو اس پر سنہری حروف سے کچھ لکھا ہوا تھا عجیب سی لکھائی تھی جسے دیکھ کر وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ کیا لکھا ہے۔۔۔

اس نے آہستہ سے اپنی انگلی چاقو کی ناک پر رکھی مگر چاقو کی دھارا اتنی تیز تھی کہ فوراً اس کی انگلی زخمی ہو گئی تھی

۔۔۔۔

آہہ۔۔۔

ملیسا نے جلدی سے اپنی انگلی چاقو سے ہٹائی اور اسے زور سے دوسرے ہاتھ سے دبایا تاکہ خون روک سکے۔۔۔

اس نے چاقو احتیاط سے اٹھ کر بیڈ کے سائیڈ دراز کھول کر اس میں رکھ دیا اور واشروم چلی گئی تاکہ منہ پر چھینٹے مار سکے۔۔۔

وہ بیسن کے سامنے کھڑی اپنے منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے کے بعد خود کو آئینے میں دیکھ رہی تھی اچانک اس کو اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کے احساس نے پلٹنے پر مجبور کر دیا۔۔۔

تم پلیز مجھے آزاد کروا دو ملیسا۔۔۔

اپنے پیچھے دھواں میں اسے مائک کا چہرہ دکھائی دیا اچانک وہ وہاں سے غائب ہو گیا اسے بائیں جانب اپنے آواز سنائی دی تو وہ اس طرف پلٹی۔۔۔

میں تمھارا ڈیڈ ہوں ملیسا میری جان پلیز مجھے اس قید سے آزادی دلوا دو۔۔

شہرام جھوٹ بول رہا ہے تم سے۔۔۔

وہ صرف تمھیں استعمال کرے گا اور پھر تمھارا سارا خون پی کر تمھیں مار دے گا۔۔۔۔

وہ فریبی ہے اس نے تمھاری ماں کو بھی مار دیا۔۔۔

وہ ایک قاتل ہے ملیسا تم ایک قاتل کے ساتھ کیسے رہ سکتی ہو؟؟؟۔۔۔

وہ کسی کو مارنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچتا۔۔۔

اسے مار دو بہت سے لوگوں کی زندگی آسان ہو جائے گی۔۔۔

ملیسا کو اپنے چاروں طرف سے آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔

آہہہہہ۔۔۔۔

وہ اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتی آوازیں روکنے کی ناکام کوشش کرنے لگ پڑی مگر مختلف جملے اس کے کانوں میں بار بار پڑ رہے تھے۔۔۔۔

ٹھک ٹھک۔۔۔۔۔

ملیسا تم ٹھیک ہو؟؟

اچانک باہر سے واشروم کے دروازے پر ڈیرک نے ناک کر پوچھا ملیسا کو اب آوازیں آنا بند ہو چکیں تھیں وہ خود کو سنبھالتی بمشکل اپنا خشک گلا تر کرتی بولی۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تم جاؤ میں فریش ہو کر تم سے ملتی ہوں۔۔۔۔

اچھا میں باہر ہی بیٹھا ہوں۔۔۔۔

ڈیرک ملیسا سے بول کر اس کے کمرے سے چلا گیا وہ ملیسا کی چیخ سن کر آیا تھا مگر اس کی صحیح آواز سن کر وہ واپس چلا گیا۔۔۔۔

****

ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا کتنا مزا آ رہا تھا مگر یہ ڈیرک نے سارا خراب کر دیا۔۔۔

مائک وچ سے بولا اسنے جادو کی مدد سے ملیسا کو یہ سب سنایا اور دکھایا تھا وہ وچ کے ساتھ ملیسا کے گھر موجود تھا۔۔۔

مجھے پتا نہیں تھا مائک تم اتنے کمینے ہو کہ اپنی بیٹی کو بھی نہیں چھوڑ رہے۔۔۔

وچ نے حیرانی سے پوچھا

ہا۔۔۔ ہا۔۔۔ ہا وہ میری بیٹی نہیں ہے میرے جڑواں بھائی کی بیٹی ہے۔۔۔۔

وہ کمینگی سے ہنستا ہوا وچ کو بتا رہا تھا۔۔

میں نے اپنے بھائی کے مرنے کے بعد اس کی جگہ لینے کی کوشش کی مگر وہ اس کی بیوی مجھے پہچان گئی تھی میں نے ملیسا پر دو سال ایکسپریمنٹ بھی کیے تھے مگر پھر اس کی کمینی ماں بڑی ہوشیار تھی اسے پتا چل گیا اور وہ اسے دور لے گئی

وہ بات کرتا آخر میں حقارت سے ملیسا کی ماں کا ذکر کرنے لگا۔۔۔

میں نے ہی ملیسا کی ماں کو ایک سال پہلے مارا تھا اس کا خون پی کر مجھے جو مجھے مزا آیا میں بتا نہیں سکتا۔۔۔

آہاں وہ اتنی بہادر تھی کہ اپنی موت پر بھی نہیں ڈر رہی تھی مگر افسوس وہ جسے بچانے کے لیے مری میں اسے بھی جلد ہی مار دوں گا۔۔۔۔

وہ مکاری سے مسکراتا ہوا وچ کو بتا رہا تھا۔۔۔

مائک تمھاری باتیں سن کر مجھے لگتا ہے کہ تم یقین کے لائق نہیں ہو۔۔۔

وچ نے مصنوعی سے ڈرتے ہوئے پوچھا

ہا۔۔۔ہا۔۔۔ہا واقعی میں اعتبار کے لائق نہیں ہوں تمھیں ایک سیکنڈ میں مار سکتا ہوں۔۔۔

وہ مکاری سے وچ کو اوپر سے نیچے گندی نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

وچ نے مسکراتے ہوئے مائک کو دیکھا۔۔۔ وہ اس کی آنکھوں کا مفہوم اچھے سے جانتی تھی

وچ آہستہ سے چلتے ہوئے مائک کے قریب آئی اور اپنا ہاتھ کی پہلے انگلی کے لمبے ناخن کو آہستہ سے اس کے سینے پر پھیرنے لگی۔۔۔

آہ۔۔ ظالم مارنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔

مائک نے مزاقاً وچ کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔۔۔

ہاہاہا فلحال میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔۔۔

وچ مائک کی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کرواتی مسکرا کر اسے آنکھ مارتی دوبارہ اپنا ناخن اس کے سینے پر پھیرنے لگی۔۔۔

مائک جو وچ کی بات پر مسکرا رہا تھا اچانک اسے اپنے سینے میں درد اٹھتا ہوا محسوس ہوا اس نے دیکھا تو وچ نے اس کے دل کے قریب سینے کو اپنے تیز دھار ناخن سے چاک کر دیا تھا۔۔۔

مائک نے وچ کے ہاتھ کو زور سے تھام کر اسے گھماتے ہوئے دیوار میں دے مارا جبکہ اس کے زخم سے خون پوری رفتار سے بہنے لگ تھا۔۔

وچ نے تیزی سے زمین سے اٹھ کر خود کا بچاؤ کرنے کے لیے اپنے ارد گرد جادو سے دھند بنائی جس سے مائک اسے دیکھ نہیں پا رہا تھا مگر وہ آسانی سے مائک کو دے سکتی تھی۔۔

اس نے بیڈ کے قریب پڑے لمپ کو زور سے مائک کے سر پر مارا جس سے وہ لڑکھڑا گیا۔۔۔

آہ۔۔۔تجھے تو میں چھوڑوں گا نہیں بلیک وچ۔۔۔

مائک چیختا ہوا وچ کا قہقہ سن کر غصے سے بولا۔۔۔

پہلے پکڑ تو لو بے وقوف ویمپائر۔۔۔۔

وچ نے اونچی آواز میں مائک سے کہا اور پھرتی سے مائک کے کمر پر اپنے ناخن سے زخم دے کر پیچھے ہٹ گئی۔۔۔

آہہ۔۔۔۔۔

مائک نے تکلیف سے چیخ ماری۔۔۔

وچ نے مائک کا دھیان بھٹکا دیکھ کر زور سے اس کے کھلے بہتے خون والے سینے میں ہاتھ ڈال کر اس کا دل زور سے باہر کھنچا مائک اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور اس کا ہاتھ بھی کسی طرح اپنے سے دور کرنا چاہا مگر تب تک وچ نے اس کا دل نکال لیا تھا۔۔۔۔

وچ نے ہنستے ہوئے مائک کو بے جان ہوتے نیچے دیکھا اور اپنے جادو سے پہلے اس کے دل کو ختم کیا اور پھر اس کے جسم کو جلا کر ملیسا کے گھر سے چلی گئی۔۔۔۔۔۔

****

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

شہرام رات گئے واپس لوٹا اور گھر میں داخل ہوا تو گھر کی بکھری حالت دیکھ کر اس کی دھڑکن ایک دم ہی تیز ہوئی تھی۔۔۔۔

ملیسا۔۔۔

ڈیرک۔۔۔۔

اس نے ان دونوں کو آواز دی مگر جواب نہ پا کر بجلی کی رفتار سے ہر کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھنے لگا۔۔۔۔

مگر جب پورے گھر کو دیکھنے کے بعد اسے ملیسا اور ڈیرک نہ ملے تو اس نے اپنے بالوں کو زوروں سے مٹھیوں میں جکڑ لیا اور سوچنے لگا۔۔۔

اسے ڈر تھا کہ وہ دونوں مصیبت میں نہ ہو پھر اچانک اسے یاد آیا کہ شاید ڈیرک اپنے گھر چلا گیا ہو وہ جلدی سے سیدھا ہوتا باہر نکلا اور باہر کھڑی اپنی کار میں بیٹھ کر ڈیرک کے گھر چلا گیا۔۔۔۔

اس نے جب ڈیرک کے گھر کی لائیٹس جلتے دیکھیں تو اسے تھوڑا سکون محسوس ہوا۔۔۔

وہ گاڑی پارک کرتا اندر جانے لگا کہ گاڑی کی آواز سن کر اسی وقت ڈیرک بھی باہر نکلا تھا۔۔۔

ملیسا کہاں ہے؟؟ وہ ٹھیک تو ہے ؟؟؟؟

شہرام نے گاڑی سے نکلتے ہی بجلی کی تیزی سے ڈیرک کے پاس پہنچ کر پوچھا۔۔۔

وہ بلکل ٹھیک ہے فلحال سو رہی ہے تم اندر آ جاؤ پھر تفصیل سے بات کرتے ہیں۔۔۔۔

ڈیرک کی بات سن کر وہ پر سکون ہوتا گھر میں داخل ہوا۔۔۔

ڈیرک اپنی فریج سے پیکڈ خون نکال کر شہرام کے لیے لایا تا کہ وہ اپنی انرجی دوبارہ حاصل کر سکے جو محل جانے میں صرف ہوئی تھی۔۔۔

شہرام کو ڈیرک نے ساری بات بتا دی تھی وہ اس لیے زیادہ غصہ نہ تھا کیونکہ ملیسا بلکل ٹھیک تھی مگر یہ سن کر وہ پریشان ضرور ہو گیا تھا کہ ملیسا کو کچھ بھی ہو سکتا تھا۔۔۔۔

وہ ڈیرک سے بات کر کے آرام کرنے کے لیے اپنے کمرے میں جانے سے پہلے ملیسا کے کمرے میں آیا تا کہ ملیکا کا دیا مادہ اس کے نشان پر گرا سکے۔۔۔

وہ بنا آواز پیدا کیے ملیسا کے پاس گیا اور آہستہ سے اس کے شرٹ کے بٹن کھول کر اسے کندھے سے کھسکا یا اور اپنے جیکٹ سے مادے کی چھوٹی سی شیشی نکال کر اسے اچھے سے ایک بار ہلا کر آہستہ سے اسے ملیسا کے نشان پر گرانے لگا۔۔۔

مادہ گرا کر وہ ملیسا سے دور ہوا تب بھی ملیسا سوئی ہوئی تھی اس نے آج ملیسا کے ساتھ سونے کا اردہ کیا تا کہ اگر ملیسا کو کچھ بھی دوا کے اثرات ہوں تو وہ سنبھال سکے۔۔۔

وہ اپنی جیکٹ اتار کر پھینکتا ہوا اپنے شرٹ کو پینٹ سے نکال کر اسے ڈھیلی کرتا ملیسا کے ساتھ موجود بیڈ پر خالی جگہ پر لیٹ گیا۔۔۔

ملیسا نے شہرام کے سونے کے تھوڑی دیر بعد آنکھ کھولی تو خود پر کچھ محسوس کر کے اس نے فورا اسے صاف کر دیا اور ایک گھوری سے سوئے ہوئے شہرام کو نوازا۔۔۔

اسے شہرام کی ایسی حرکات سے اس پر شک ہو رہا تھا کہ مائک سچ کہہ رہا ہے۔۔۔ وہ آنکھیں بند کر کے اپنا رخ شہرام کی طرف سے موڑ کر سونے لگی مگر اس کے ذہن میں بار بار وہ باتیں آ رہی تھیں۔۔۔۔

اسے یاد آیا کہ اس کی یونیورسٹی کے کچھ سٹوڈنٹس بھی غائب ہوئے تھے اب اسے یقین ہو رہا تھا کہ ان سب کے غائب ہونے میں کہیں نہ کہیں شہرام کا ہی ہاتھ ہے وہ اچک فیصلہ کرتی ہوئی سونے کی کوشش کرنے لگی مگر کچھ سوچ کر فورا اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

وہ اٹھ کر دراز سے چاقو نکال کر بنا آواز پیدا کیے کمرے سے باہر نکلی اور ٹی وی لاؤنج میں موجود سلائڈنگ گلاس کھول کر وہاں کھڑی ہو کر آسمان کو تکنے لگی۔۔۔

اس کی آنکھوں کے سامنے اس وچ کا چہرہ آ رہا تھا جسے شہرام نے بے دردی سے مار کر جلا دیا تھا اسے اچانک شہرام کے ساتھ ایک کمرے میں سونے کا سوچ کر بھی ڈر لگنے لگا تھا۔۔۔

وہ یہاں سے کہیں دور بھاگ جانا چاہتی تھی وہ واپس معمولی زندگی جینا چاہتی تھی مگر وہ یہ جان چکی تھی کہ اسے آزادی صرف شہرام کے مرنے کے بعد ہی نصیب ہو گی۔۔۔

وہ اپنی سوچوں میں گم چاقو کو اپنی پینٹ کی جیب میں چھپائے کھڑی تھی جب شہرام نے پیچھے سے آ کر اس کی گردن کو اپنے ہونٹوں سے چھو کر اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار ڈالا۔۔۔۔

ملیسا بے بی کمرے سے نکل کر یہاں کیوں آ گئی ہو۔۔۔ کیا تمھیں نیند نہیں آ رہی ؟؟

شہرام نے ملیسا سے محبت سے پوچھا جسے اچانک ہی شہرام سے بے حد خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں میں تو ویسے ہی آئی تھی باہر۔۔۔۔

اس نے کانپتی آواز میں جواب دیا۔۔۔۔

طبیعت تو صحیح ہے تمھاری ؟؟ یہ تمھارا چہرہ اتنا سفید کیوں ہو رہا ہے ؟؟؟

شہرام نے ملیسا کا رخ اپنی جانب موڑ کر پوچھا تو ملیسا نے ڈر کر اپنا ہاتھ چاقو پر رکھا۔۔۔۔

م۔۔۔ میں ب۔۔ بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔

وہ دھیمی آواز میں منمنائی اچانک اسے مختلف آوازیں سنائی دینے لگی اسے نہیں پتا تھا کہ وہ کیا کر رہی اس نے تیزی سے چاقو اپنی جیب سے نکال کر شہرام کے سینے میں دھنس دیا۔۔۔۔

لال خون شہرام کی سفید شرٹ کو سرخ کرنے لگ پڑا تھا شہرام نے بے یقین نظروں سے میلسا کو دیکھا جو سپاٹ تاثرات کے ساتھ کھڑی تھی۔۔

……

شہرام نے جھٹکے سے ملیسا کا بازو پکڑ کر اسے موڑا جس چاقو اس کے سینے سے نکل کر جھٹکا لگنے سے ملیسا کے ہاتھ سے دور جا گرا۔۔۔۔

ملیسا کو سمجھ نہیں آ رہا تھا اس نے کیا کر دیا ہے اس نے اپنے سر کو پکڑ کر خوف سے شہرام کی طرف دیکھا جس کی شرٹ سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

شہرام نے جب ملیسا کے چہرے پر خوف دیکھا تو بجلی کی تیزی سے اس کے قریب آیا۔۔۔

ش۔۔۔ شہرام م۔۔۔۔ مجھے پ۔۔۔۔ پتا نہیں ک۔۔۔ ک۔۔ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔ م۔۔۔۔ میری مدد کرو پ۔۔۔ پلیز۔۔۔

آنکھوں میں خوف لیے وہ شہرام سے بولی جو اس کے قریب کھڑا تھا شہرام نے آگے بڑھ کر ملیسا کو تھامنا چاہا کہ پھر اس کے تاثرات بدل کر سپاٹ ہوئے اور اس نے زور سے شہرام کو پیچھے کی طرف دھکا دیا۔۔۔۔

شہرام نے خود کو نیچے گرنے سے بچانے کے لیے بمشکل گرل کا سہارا لیا۔۔۔

اب اسے افسوس ہو رہا تھا کہ اس نے ملیکا سے نشان ختم کرنے کے اثرات کا کیوں نہیں پوچھا۔۔۔

ملیسا بے بی صرف میری آواز پر غور کرو خود کو سنبھالو تم خود کو قابو کر سکتی ہو۔۔۔۔

وہ ملیسا کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر جاتا ہوا اسے پچکارنے لگا

ملیسا یہ میں ہوں شہرام ادھر آؤ میرے پاس۔۔۔۔

شہرام ملیسا کے آگے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے بولا تو ملیسا نے معصومیت سے اس کے ہاتھ کی طرف دیکھا اور اس کی ہاتھ کو جھپٹ کر اس پر اپنے دانت گاڑ دیے اور شہرام کا خون پینے لگی۔۔۔۔۔

شہرام نے ملیسا کے بالوں کو پکڑ کر اس کو جھٹکے سے خود سے دور کیا۔۔۔۔

یہاں کیا ہو رہا ہے؟؟؟۔۔۔۔

ڈیرک جو آواز سن کر نیچے آیا تھا شہرام کو خون میں لپٹا دیکھ کر اور ملیسا کے بالوں کو شہرام کی پکڑ میں دیکھ کر حیران و پریشانی سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

ملیسا جو مزاحمت کرنے لگی تھی اس نے چمکتی آنکھوں سے ڈیرک کی طرف دیکھتے ہوئے شہرام کو خود سے دور کرنا چاہا مگر شہرام پہلے ہی اس کے دھیان بھٹکنے کا فائدہ اٹھا کر اس کے گلے کو اپنی گرفت میں لے چکا تھا اور اس کے گلے کی مخصوص نس دبا چکا تھا۔۔۔۔

وہ جھولتی ہوئی شہرام کی باہوں میں گری شہرام نے تکلیف سے لب بھینچ کر ڈیرک کی سوالیہ نظروں کو نظرانداز کر کے ملیسا کو اپنی باہوں میں اٹھایا اور اسے اس کے کمرے میں لے جا کر بیڈ پر لٹا کر کمرے کو اچھے سے لاک لگا کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

میں شکار کرنے جا رہا ہوں جتنا مرضی اندر سے آوازیں آئیں تمھیں دروازہ کھولنے کی ضرورت نہیں ابھی وہ ہوش میں نہیں ہے پہلے اس نے مجھے مارنے کی کوشش کی ہے تمھیں بھی مارنے سے پرہیز نہیں کرے گی۔۔۔

شہرام ڈیرک سے بولا۔۔۔۔

شہرام یہ تو بتا دو کہ وہ ایسا کیوں کر رہی ہو؟؟اور مجھے ڈرانے کی ضرورت نہیں ہے میں ویسے بھی اپنے کمرے میں جا کر سونے والا ہوں۔۔۔

ڈیرک نے پہلے پوچھا اور پھر اپنے منہ پر معصومیت سجا کر بولنے لگا۔۔۔

اس کا نشان ختم کرنے کے لیے ملیکا کا دیا گیا مادہ گرایا تھا یہ اسی کے اثرات ہیں اور اب میں جا رہا ہوں۔۔۔

شہرام ایک ہاتھ سے اپنے زخم کو دبا کر خون کے بہاؤ کو روکتا ہوا بولا اور سیدھا جنگل کی طرف چلا گیا

****

وچ مائک کو مارنے کے بعد جنگل سے ہوتی ہوئی یہاں سے دور جانا چاہتی تھی تا کہ کوئی ایکسپریمنٹل ویمپائر مائک کی موت کی خبر سن کر اسے مارنے نہ آ جائے۔۔۔

وہ یہاں سے دور ایک وادی کی طرف جا رہی تھی جب اسے تھوڑی دور عجیب سی آوازیں سنائی دیں۔۔۔

وچ اپنی جگہ رک کر اس طرف جانے لگی جہاں سے آوازیں آ رہی تھی اچانک اس کے ناک کے نتھنوں سے مائک کے ساتھی ویمپائر کی مہک ٹکرائی۔۔۔

وہ پریشانی سے پیچھے مڑ کر جانے لگی کہ ایک ویمپائر نے اس کی پہلے ہی موجودگی پہلے ہی بھانپ لی تھی اس ویمپائر نے تیزی سے آکر وچ کو گلے سے دبوچا اور اونچی آواز میں سرخ آنکھوں سے غرایا۔۔۔

مائنک کو مار کر بھاگنے کی کوشش کر رہی ہو وچ۔۔۔

ڈ۔۔۔۔ڈائمن۔۔۔

وچ نے آنکھیں پھیلا کر ڈائمن کو دیکھتے ہوئے اٹکتے ہوئے اس کا نام لیا۔۔۔

تم کیا سمجھی میرے ساتھی کو مار کر بھاگ جاؤ گی تو میں تمھیں جانے دوں گا۔۔۔

ڈائمن اس کے گلے پر زور سے دباؤ ڈال کر بولا۔۔۔

و۔۔۔وہ ا۔۔۔اپنی ب۔۔۔بیٹی کو ا۔۔۔استعمال ک۔۔۔کر رہا تھا اس وجہ سے م۔۔۔۔میں نے اسے م۔۔۔مار دیا۔۔۔

وہ اپنے گلے پر دباؤ کی وجہ سے بمشکل بول رہی تھی۔۔۔

مجھ سے ہوشیاری کرنے کی کوشش بھی مت کرو میں اچھے سے جانتا تھا کہ تم دونوں میرے پیٹھ پیچھے کیا کرتے پھر رہے تھے تم دونوں بھول بھی کیسے گئے کہ میں تم لوگوں کا سربراہ ہوں۔۔۔۔

اب تم نے مائنک کو میرے مارنے سے پہلے ہی مار دیا ہے یہ اچھی بات ہے کیونکہ مجھے ویسے بھی ایسے نکمے اور مکار ویمپائر کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔۔

لیکن اب تمھاری باری میری پیاری بلیک وچ۔۔۔ میں سب کچھ تمھیں معاف کر سکتا تھا مگر مجھ سے وفاداری نہ نبھانے کی صرف ایک ہی سزا ہے اور وہ ہے۔۔۔۔ موت

ڈائمن نے غراتے ہوئے وچ سے کہا جو خوف سے ڈائمن کی سرخ آنکھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

وچ اپنی چھری نکالنے کی کوشش کرنے لگی تو ڈائمن نے سرد مسکراہٹ کے ساتھ وچ کا وہ ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر توڑ دیا۔۔۔

تم شاید بھول رہی ہو وچ۔۔۔ میں بھی روئل بلڈ ہوں بس مجھ پر ایکسپریمنٹ کیے گئے ہیں ۔۔۔

ڈائمن کی سرد مسکراہٹ کے ساتھ سپاٹ آواز وہاں ارد گرد پورے جنگل میں گونج رہی تھی۔۔۔۔۔۔

ڈائمن نے وچ کا دوسرا ہاتھ پکڑ کر بھی زور سے موڑ کر ہاتھ توڑ دیا اور وچ کی پوشاک کی جیب سے اس کی چھری نکال کر توڑ دی اور اپنی جیب سے چاقو نکال کر زور سے اس کے پیٹ میں دھنس دیا۔۔

اگر تمھارا خون مزیدار ہوتا تو میں ضرور پیتا مگر میں تم جیسی مکار کا خون پی کر اپنا منہ کا ذائقہ خراب نہیں کر سکتا۔۔۔

ڈائمن نے چاقو اس کے پیٹ سے نکال کر اس کے بازو پر چلاتے ہوئے کہا اور جھٹکے سے اس کی گردن توڑ دی ۔۔۔۔

ڈائمن نے اسے سائیڈ پر پھینک کر اپنی جیب سے ماچس نکال کر وچ کے جسم کو آگ لگا دی۔۔۔

اور اسے جلتا دیکھ کر سپاٹ چہرے کے ساتھ وہاں سے چلا گیا مگر اچانک اسے دور سے گیت سنائی دیا وہ چلتا ہوا اپنا چاقو اپنی پوشاک میں رکھتا اس طرف گیا تو وہاں جنگل کے قریب ایک جھونپڑی کے باہر ایک لڑکی بیٹھی آسمان پر تارے دیکھ کر اپنی مدھر اور خوبصورت آواز میں گنگنا رہی تھی ڈائمن نے ایک نظر اس لڑکی کو دیکھا جو چہرے پر معصومیت سجائے اپنی دنیا میں ہی مگن تھی مگر ڈائمن کا مردہ دل ایک بار زور سے دھڑکا گئی تھی۔۔۔

ڈائمن نے ایک برہم نظر اس لڑکی پر ڈالی اور سر جھٹک کر بجلی کی تیزی سے وہاں سے چلا گیا وہ اب دوبارہ اس لڑکی سے کبھی نہیں ملنا چاہتا تھا جس نے ایک پل کو اس کا دل دھڑکا دیا تھا مگر قسمت سے کون لڑ سکتا ہے جلد ہی وہ لڑکی اس کی زندگی میں آکر ایک طوفان برپا کرنے والی تھی یا شاید اس کے دل کی دنیا طہس نہس کر دینے والی تھی مگر یہ تو طہ تھا وہ دونوں جلد ہی ملنے والے تھے

****

شہرام نے ایک جانور کا شکار کر کے خون پی لیا تھا اور وہ واپس جا رہا تھا جب اسے جنگل میں تھوڑی دور کسی کی اونچی آواز سنائی دی وہ سر جھٹک کر آگے بڑھنے لگا مگر پھر تجسس کی وجہ سے اس طرف گیا تو اسے تھوڑے فاصلے پر ڈائمن وچ کو مار کر جلاتا ہوا دکھا۔۔۔

اس نے ایک افسوس بھری نگاہ ڈائمن پر ڈالی جو انتہائی سفاک بن گیا تھا کبھی وہ اس کا سب کچھ ہوا کرتا تھا ہر معاملے میں وہ ڈائمن سے ہی مشورہ لیتا تھا مگر پھر ایک دن سب بدل گیا۔۔۔

ڈائمن کو کنگ نے شہرام سے دور کر دیا جس کی وجہ سے اسے شدید نفرت تھی اپنے باپ سے جس نے ڈائمن کو تو سفاک بنایا ہی مگر اس کے دل میں خود کے لیے نفرت بھی پیدا کروالی تھی۔۔۔۔

ڈائمن سے وہ ایک بار ملنا چاہتا تھا مگر پھر اس سے دوبارہ کبھی ملنے کا سوچ کر وہ ڈائمن کو دوسری طرف جاتا دیکھ کر خود بھی اپنے گھر کی طرف بڑھ گیا تا کہ ملیسا کی حالت دیکھ سکے۔۔۔۔

وہ بجلی کی تیزی سے گھر پہنچا اور لاؤنج میں گیا جو خالی تھا اسے ویسے بھی معلوم تھا کہ ڈیرک یقیناً اپنے کمرے میں ہو گا وہ پہلے اس سے ملیسا کے بارے میں پوچھنے گیا۔۔۔

ڈیرک۔۔۔

شہرام نے ڈیرک کے کمرے میں داخل ہو کر اسے پکارا۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔

ڈیرک جو کوئی کتاب پڑھ رہا تھا اسے دیکھ کر کتاب سائیڈ پر رکھتا بولا۔۔۔

ملیسا کے کمرے سے کوئی آواز آئی؟؟

شہرام نے پوچھا۔۔۔

نہیں بہت خاموشی سے وہ بے ہوش ہے۔۔۔۔۔

ڈیرک اپنی آنکھیں گھما کر بولا۔۔۔

شہرام اس کی بات سن کر ایک گھوری اسے ڈالتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا تا کہ فریش ہو کر پھر ملیسا سے ملے اس کے سارے زخم تو اب ٹھیک ہو گئے تھے مگر اس کے سینے میں ہلکا سا درد تھا جو دو تین دن تک ختم ہو جانا تھا۔۔

****

اسلام علیکم !

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

وہ اندھیرے جنگل میں بھاگتی ہوئی جارہی تھی یہاں سے وہاں مگر اس سنسان اور ویران جنگل میں اسے اپنا دم گھٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔

ایک جانور اس کے قریب سے گزرا تو اسے اچانک خون کی طلب ہونے لگی اس نے اپنی آنکھوں کو چھوٹا کر کے اس جانور کو دیکھا پلک جھپکتے اس نے اس جانور کو پکڑ کر اسے دبوچ کر ڈھیر کر دیا اور اس کی گردن کو جھٹکے سے توڑ دیا۔۔۔

اس نے مسکراتے ہوئے جانور کا خون پینا شروع کیا ایک دم اس کی آنکھوں کے سامنے خون دیکھ کر ایک یاد آئی۔۔۔۔

وہ اب ایک کمرے میں تھی اس کے گرد ڈھیر و اوزار پڑے ہوئے تھے ادے مشینوں میں جکڑا گیا تھا اسے مائک دکھائی دیا جو اس کے قریب آ رہا تھا اس کے ہاتھ میں کوئی سرنج پکڑی ہوئی تھی اس نے وہ سرنج قریب آ کر زور سے ملیسا کے دل میں چبھو دی۔۔۔۔

آہ۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا تھا تکلیف سے۔۔۔۔

اس نے اپنی آنکھیں بمشکل کھولی تو وہ اس وقت اپنی ماں کے پہلو میں دبکی بیٹھی تھی اس کے کان میں اس کی ماں کے چیخنے کی آوازیں گونج رہی تھیں۔۔۔۔

تم جانور تمھیں زرا احساس نہیں کہ تم ایک چھوٹی اور معصوم بچی کے ساتھ یہ سب کر رہے ہو تم نے کسی اسے ٹارچر کرنے کی کوشش کی یہاں سے فورا دفع ہو جاؤ اس سے پہلے کہ میں تمھیں اس چاقو سے مار دوں۔۔۔

ملیسا کو اپنی ماں کی آواز سنائی دے رہی تھی جبکہ اپنی آدھ کھلی آنکھوں سے اس نے اپنی ماں کے ہاتھ میں ایک چمکتا ہوا چاقو دیکھا جس کا رخ مائک کی طرف تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا آیا اب وہ ایک کمرے میں تھی اس کے قریب ایک عورت بیٹھی مسکرا کر اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنی چھوٹی سی چھری سے اس کے کندھے پر کچھ کر رہی تھی وہ ایک نشان بنا رہی تھی جسے ملیسا ہمیشہ یہ ہی سمجھتی تھی کہ اس نے یہ ٹیٹو بنوایا ہے۔۔۔۔

آہہیی۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ چیخ مار کر اٹھی تھی اس کا سارا جسم پسینے میں بھیگا ہوا تھا اسے اپنے ماضی کی ساری یادیں یاد آگئیں تھیں۔۔۔۔

ملیسا گہرے گہرے سانس لے رہی تھی جب شہرام بنا شرٹ کے دھڑام سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تھا اور ملیسا کو گہرے گہرے سانس لیتے دیکھ کر اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

ش۔۔۔ شہرام مجھے سب یاد آگیا ہے۔۔۔

وہ شہرام کے اپنے قریب آنے پر اس کے سینے سے چمٹ کر کانپتی آواز اور نم آنکھوں سے بولی۔۔۔

م۔۔۔ مجھے ٹارچر ک۔۔ کیا گیا ت۔۔۔ تھا و۔۔۔ وہ بھی کئی دفع و۔۔۔ وہ ش۔۔۔ شخص ج۔۔۔ جھوٹا ہے می۔۔۔ میں نے ا۔۔۔ اس کے ک۔۔۔ کہنے پر تم۔۔۔ تمھیں م۔۔۔ مارا۔۔۔

اچانک وہ اس سے بولتی ہوئی دور ہوئی اسے یاد آیا کہ اس نے شہرام کے چاقو مارا تھا۔۔۔

ہلکا سا نشان شہرام کے سینے پر ابھرا ہوا تھا۔۔۔

س۔۔۔ سوری۔۔۔

ت۔۔۔ تمھیں پ۔۔۔ پتا ن۔۔۔ نہیں کتنی ت۔۔ تکلیف ہوئی ہو گی۔۔۔ م۔۔۔ میں ب۔۔۔۔ بہت بری ہوں۔۔۔

وہ انسو روانی سے بہاتی بولتی جھک کر اس کے سینے پر اپنے لب رکھ گئی جیسے اس کی تکلیف کم کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

شہرام نے ملیسا کے دور ہونے پر اسے زور سے خود میں بھینچا۔۔۔۔

ششش۔۔۔ اب میرے ہوتے ہوئے کوئی تمھیں کچھ نہیں کر سکتا اور میں اب بلکل ٹھیک ہوں اس لیے اپنے آنسو فوراً روک لو۔۔۔۔

شہرام گھمبیر لہجے میں اس کے بالوں پر لب رکھتا بولا اور اسے خود سے الگ کرتا جھک کر اس کے نم گالوں پر اپنے لب رکھ گیا۔۔۔۔۔

شہرام نے جھک کر شدت سے ملیسا کا سر چوما اور اسے اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

اب رونے کی ضرورت نہیں ہے اور جاؤ فریش ہو کر کپڑے بدلو میں تمھیں کہیں لے کر جانا چاہتا ہوں۔۔۔

شہرام نے اپنے ہاتھ کی پشت سے اس کے نم گال صاف کرتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر جھک کر اس کی نم آنکھوں کو محبت سے اپنے لبوں سے چھوا۔۔۔

شہرام اس سے دور ہوتا اسے واشروم کے پاس چھوڑ کر جانے لگا تو ملیسا کا سرخ چہرہ دیکھ کر وہ مسکراتا ہوا ایک بار پھر اس کا گال چوم گیا اور ہنستا ہوا اپنی شرٹ لینے کمرے میں گیا وہ ملیسا کو اس ماحول سے تھوڑی دور لے کر جانا چاہتا تھا۔۔۔۔

ملیسا نے شرم سے سرخ ہو کر اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپایا اور جلدی سے کپڑے لے کر واشروم چلی گئی۔۔۔

وہ اب کچھ دیر پہلے کی ناخوشگوار یادوں کو عارضی طور پر بھول چکی تھی۔۔۔

****

وہ تیار ہو کر شہرام کے ساتھ گھر سے نکلی تو شہرام نے اسے کمر سے تھام کر اپنے ساتھ لگایا اور پھر جھک کر اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر وہاں سے بجلی کی تیزی سے دور جانے لگا وہ ڈیرک کو پہلے ہی ملیسا کے ٹھیک ہونے کے بارے میں بتا چکا تھا۔۔۔

اب صبح کا وقت ہو رہا تھا مگر ہلکی ہلکی برفباری ہونے کی وجہ سے رات ہی لگ رہی تھی ملیسا نے زور سے شہرام کو پکڑا ہوا تھا۔۔۔۔

Kitab Nagri www.kitabnagri.com

وہ اسے لے کر ایک خوبصورت جھیل کے پاس آیا تھا جو بے حد خوبصورت تھی اس جھیل سے بھی زیادہ خوبصورت جو ملیسا کے گھر کے پاس تھی یہاں مختلف رنگوں کے پھول تھے ان میں ایک پھول جس نے اس کی توجہ کھینچی وہ ایک نیلے رنگ کا پھول تھا۔۔۔۔

پھول چونکہ بڑے بڑے درختوں کے نیچے تھے اس وجہ سے وہ برف سے ڈھکے ہوئے نہیں تھے لمبے لمبے درختوں کی اوٹ میں چھپے رنگ برنگے پھول بے حد خوبصورت لگ رہے تھے۔۔۔۔

شہرام کے نیچے اتارنے پر وہ بچوں کی طرح خوش ہوتی ہر چیز دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

وہ نیلے رنگ کے پھول کے قریب جانے لگی تو شہرام نے اسے پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور دھیمی آواز میں اس کی طرف جھک کر بولا۔۔۔۔

یہ عام پھول نہیں ہے یہ صرف ویمپائرز یا وچ استعمال کرتی ہے تمھیں اس کا ابھی پتا نہیں ہے یہ تمھارے لیے خطرناک بھی ہو سکتا ہے اس وجہ سے اس سے دور رہو۔۔۔۔۔

شہرام کے بولنے پر وہ جھٹ سے اپنا سر ہلاتی اس سے دور ہوتی برف کے چھوٹے چھوٹے گولے بنانے لگی پھر شرارتی نظروں سے شہرام کی طرف دیکھتی ہوئی اس نے ایک گولہ زور سے شہرام کو مارا اور پھر ایک اور مارا وہ لگاتار اس کے برف کے گولے مار کر کھلکھلا کر ہنستی ہوئی شہرام کو بھی ہنسا رہی تھی۔۔۔۔۔

شہرام تیزی سے ملیسا کے قریب آیا جو اس کو اپنی طرف دیکھ کر بھاگنے لگی تھی۔۔۔۔۔

شہرام نے کھلکھلا کر ہنستی ملیسا کو پیچھے سے پکڑ کر اپنے ساتھ لگایا اور مسکرا کر زور سے اپنا حصار اس کے گرد ڈالا۔۔۔۔

ملیسا نے مسکراتے ہوئے اپنا سر شہرام کے سینے پر ٹکایا اور گہرا سانس لے کر جھیل کی طرف دیکھا جو اب آسمان کی ہلکی روشنی میں بے حد خوبصورت لیکن خطرناک دکھائی دے رہی تھی۔۔۔

شہرام نے جھک کر زور سے ملیسا کا لال گال اپنے دانتوں میں لے کر دبایا تو ملیسا نے ہلکی سے چیخ مار کر خشمگی نظروں سے اسے گھورا۔۔۔

مجھے لگتا ہے مجھے تم جیسے سڑے ہوئے سر سے۔۔۔۔ م۔۔۔ مم۔۔۔ مم۔۔ مم۔۔۔۔

ملیسا نے شہرام کے چہرے پر مسکراہٹ دیکھ کر دھیمی آواز میں بولنا شروع کیا تو ایک ہی جگہ بار بار اٹک رہی تھی۔۔۔

ملیسا تم نے جو بولنا ہے بول دو۔۔۔

شہرام نے ملیسا کا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے محبت سے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھرتے ہوئے کہا تو ملیسا نے اپنے لب کاٹتے ہوئے دھیمی آواز میں کہا۔۔۔

مجھے ن۔۔۔ نہ تم سے۔۔۔ لگتا ہے م۔۔۔ مم۔۔۔ مم محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔

وہ جھٹ سے بولتی اپنا چہرہ اپنے ہاتھوں میں چھپا گئی شہرام نے خوشگوار حیرت سے اس کی طرف دیکھا اور زندگی سے بھرپور قہقہہ لگا کر اس کے چہرے پر رکھے ہاتھوں پر اپنا لمس چھوڑنے لگا ملیسا کا اظہار سن کر اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔

مجھے بھی تم سے بے پناہ محبت ہے ملیسا بے بی۔۔۔

وہ اس کے ہاتھ زبردستی اس کے چہرے سے ہٹاتا اس کے ہونٹوں کو چھو کر چیخ کر بولا جیسے اپنا اظہار ساری دنیا کو سنانا چاہتا ہو۔۔۔۔

ملیسا نے سرخ چہرے کے ساتھ شرمگی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر شہرام کی طرف محبت سے دیکھا جس نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اس کے سر کو شدت سے چوما تھا۔۔۔

شہرام نے جھک کر اس کے ہونٹوں کو محبت سے چوما۔۔۔ اور پھر آہستہ سے اس کے ہونٹوں کو آزاد کر کے اس کی گال کو چوما اور اسے اپنے ساتھ لگاتے اٹھا کر گھمانے لگا۔۔۔۔

آہہ۔۔۔ شہرام میں گر جاؤں گی۔۔۔

میں تمھیں کبھی گرنے نہیں دوں گا ملیسا۔۔۔ ہاں مگر تم میرا خون ضرور پی سکتی ہو ابھی مت پینا شروع کرنا ورنہ تم سچ میں مجھ سے گر جاو گی۔۔۔

وہ ملیسا کو اپنی گردن کی طرف جھکتا دیکھ کر ہنستا ہوا بولا تو ملیسا نے ہلکا سا تھپڑ اس کے کندھے پر جڑا اور ہاتھ کھول کر کھلکھلاتے ہوئے ہنسنے لگی۔۔۔۔

ڈائمن نے دور سے شہرام کو ہنستے دیکھا تو اس کے سپاٹ چہرے پر ایک مسکراہٹ نمودار ہوئی وہ یہاں ایک مخصوص پھول لینے آیا تھا جب اس نے ان دونوں کو دیکھا وہ شہرام کے خوشی سے بھرپور چہرے پر ایک نظر ڈال کر وہاں سے چلا گیا۔۔۔۔

شہرام نے ملیسا کو نیچے اتار کر زور سے خود میں بھینچا جس نے پرسکون سے شہرام کے گرد اپنا حصار قائم کیا تھا۔۔۔وہ بے حد خوش تھی کہ شہرام اس کے ساتھ ہے وہ جانتی تھی کہ اس کے ماضی کے خواب اسے اب کثرت سے آیا کریں گے لیکن وہ اس بات سے بھی باخبر تھی کہ شہرام اسے سنبھال لے گا۔۔۔۔۔

اس نے مسکرا کر شہرام کے گرد اپنا حصار اور تنگ کیا تو شہرام نے ہلکا سا جھک کر اس کے سر کو چوما اور اس کے ساتھ برفباری زیادہ ہونے کی وجہ سے گھر جانے لگا جہاں نئی خوشیوں سے بھرپور زندگی ان کی منتظر تھی۔۔۔۔

ختم شد

••

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted On Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest
Fb/Pg/Kitab Nagri
samiyach02@gmail.com
whatsapp _ 0335 7500595

Kitab Nagri